Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 16

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

30 ربیع الاوّل 1428 ہجری 19 شہادت 1386 ہش 19/اپریل 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 14 اپریل 2007 (ایم ٹی اے)
سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پُرنور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قیام نماز اور انفاق فی سبیل للہ کی طرف احباب جماعت کو خاص توجہ دلائی، احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

قرض کے لین دین کے متعلق قرآن مجید کے پیش کردہ سنہری اصول

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلْیَکْتُبْ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْہُ شَیْئًا فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ سَفِیْھًا اَوْضَعِیْفًا اَوْلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّہٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْھِدُوْا شَھِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰھُمَا فَتُذَکِّرَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی وَلَا یَاْبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَادُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَکْتُبُوْہُ صَغِیْرًا اَوْکَبِیْرًا اِلٰٓی اَجَلِہٖ ذٰلِکُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاَقْوَمُ لِلشَّھَادَۃِ وَاَدْنٰٓی اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً تُدِیْرُوْنَھَا بَیْنَکُمْ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَکْتُبُوْھَا وَاَشْھِدُوْٓا اِذَا تَبَایَعْتُمْ وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَھِیْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّہٗ فُسُوْقٌ بِکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔O وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَہٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ۔ (البقرۃ:84-283)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اُسے سکھایا ہے۔ اور وہ لکھوائے جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے، اور اللہ، اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور اس میں سے کچھ کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے بیوقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اُس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ ان دو عورتوں میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کروا دے۔ اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اُسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں۔ تمہارا یہ طرز عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا اور شہادت کو قائم کرنے کیلئے بہت مضبوط اقدام ہوگا، اور اس بات کے زیادہ قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو۔ (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لے دے لیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اسے نہ لکھو اور جب تم کوئی (لمبی) خرید و فروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

اور اگر تم سفر پر ہو اور تمہیں کاتب میسر نہ آئے تو کوئی چیز باقبضہ رہن کے طور پر ہی سہی۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے پاس امانت رکھے تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اسے چاہئے کہ وہ ضرور اس کی امانت واپس کرے اور اللہ اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جو کوئی بھی اسے چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہو جائے گا اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے (قرض کی واپسی کا) تقاضا کیا اور شدت سے کام لیا سختی سے بات کی تو صحابہؓ نے اس کو مارنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ صاحب حق ہے (یعنی جس نے قرض لینا ہو) اس کو کہنے کا حق ہے پھر فرمایا اس کے اونٹ کے مانند اس کو اونٹ دے دو تو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے تو آپؐ نے فرمایا اس کو وہی دے دو، تم میں سے بہتر وہ ہے جو (قرض کی) ادائیگی میں بہترین انداز اپناتا ہے۔“ (بخاری کتاب الوکالہ باب الوکالہ فی قضاء الدیون)

☆...... ایک روایت میں آتا ہے ”جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال (قرض پر) لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کرے گا اور جو شخص مال کھا جانے اور تلف کر جانے کی نیت سے لیگا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا“۔ (بخاری کتاب الاستقراض واداء الدیون)

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کسی کہنے والے نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قرض کے بارے میں کتنی ہی زیادہ پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے“ (بخاری کتاب الاستقراض واداء الدیون)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

”عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی صورت نفس امارہ میں ہوتی ہے اس حالت کی اصلاح کیلئے عدل کا حکم ہے اس لئے نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرتا ہے لیکن اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبا لوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جاوے۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بے باک ہوگا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مؤاخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں، عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دَین واجب ادا کیا جاوے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 607 الحکم 24 جنوری 1906)

”شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کیلئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعہد تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ سود میں داخل نہیں ہے، وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہئے کہ اپنی خواہش نہ ہو خواہش کے برخلاف زیادہ ملے وہ سود میں داخل نہیں ہے“۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 67-166 البدر 27 مارچ 1903ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اصل پناہ گاہ خدا کی ذات ہے اور تمہاری ضروریات کو پوری کرنے والی بھی خدا کی ہی ذات ہے۔ پس ہر حالت میں، تنگی میں، آسائش میں، عسر میں، یسر میں، اگر کسی پر توکل کیا جاسکتا ہے تو وہ خدا کی ذات ہے

دنیا کے ہر احمدی کو قیام نماز کی طرف خاص توجہ دلاتا ہوں یاد رکھو کہ افراد جماعت اور خلیفہ وقت کا تعلق اس وقت مضبوط ہوگا جب عبادت کی طرف توجہ ہوگی

قیامِ نماز اور انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق حضور پُرنُور کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 را پریل 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی

”اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ“ (سورہ انفال:4-3)

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ شان بتائی ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کے حوالہ سے اس کے سامنے کوئی بات رکھی جائے، کوئی نصیحت کی جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں، اس نصیحت کا ان پر اثر ہوتا ہے اور یہ نصیحت ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ بعض دفعہ بعض وجوہات سے مومن بھی اللہ کے دیئے ہوئے احکامات پر اپنی فطری کمزوریوں کی وجہ سے یا شیطان کے سست کر دینے کی وجہ سے پوری طرح سے عمل نہیں کر سکتا اس لئے اللہ نے وقتاً فوقتاً نصیحت کا ارشاد فرمایا ہے تا کہ حقیقی مومن کو توجہ پیدا ہو اور وہ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے خدا سے دعا کرے اور نصیحت و یاد دہانی اس کو جھنجھوڑنے اور ہوشیار کرنے کیلئے کافی ہو جائے۔ یاد رکھو! اصل پناہ گاہ خدا کی ذات ہے اور تمہاری ضروریات کو پوری کرنے والی بھی خدا کی ہی ذات ہے۔ پس ہر حالت میں، تنگی میں، آسائش میں، عسر میں، یسر میں، اگر کسی پر توکل کیا جاسکتا ہے تو وہ خدا کی ذات ہے پس جب حقیقی مومن کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو یہ بات اس کو اور بھی ایمان میں بڑھاتی ہے اور وہ دنیاوی سہاروں کو چھوڑ کر اپنے اصل سہارے پر توکل کرتا ہے جو رب ہے، رحمان ہے، رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے، جو ہر عمل کا بہترین بدلہ دیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ایمان میں بڑھنے والوں کی دو بڑی نشانیاں ہیں۔ پہلی نشانی تو یہ ہے کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں اور دوسری نشانی یہ ہے کہ اللہ نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ دو بنیادی چیزیں ہیں جو مومنوں کے ایمان اور توکل کو بڑھاتی ہیں۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ“ (سورۃ ابراہیم:32)

”یعنی تو میرے ان بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے چھپ کر بھی اور ظاہری طور پر بھی خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے کہ جس دن نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی“

پس جو جزا سزا کے دن پر یقین رکھتے ہیں، جن کو اس بات کا کامل فہم اور ادراک حاصل ہے کہ اللہ مالک یوم الدین ہے وہ یاد رکھیں کہ نمازوں کا قائم کرنا اور اللہ کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرنا اللہ کے فضلوں اور اس کی برکتوں کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اس کے علاوہ دنیا کی اور کوئی چیز کام نہ آئے گی۔ نہ بینک بیلینس اور نہ دنیاوی دوستیاں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس دور میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بات مان کر اس زمانے کے امام کو قبول کیا ہے۔ اور جب قبول کیا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ اس کے عطا کیے گئے احکامات کی بھی پابندی کریں۔ اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز باجماعت کا اہتمام، نوافل کی ادائیگی اور انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق احادیث نبوی بیان فرمائیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ صحابہؓ کو نماز کا اس قدر خیال تھا کہ وہ نماز کے علاوہ کسی امر کو ترک کرنا کفر نہ سمجھتے تھے۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا عمل؟ فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون سا عمل؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا یعنی اللہ کے دین کی اشاعت میں کوشش کرنا۔ فرمایا قیامت کے دن جس چیز کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ فرمایا: اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو بندہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر یہ حساب خراب رہا تو تباہ و برباد ہو جائے گا۔

نمازوں کے ہی ضمن میں حضور اقدس نے صفوں کے سیدھا رکھنے، خطبہ کے دوران باتیں نہ کرنے اور مسجد کا تقدس قائم رکھنے کی نصیحت فرمائی پھر فرمایا یاد رکھیں خلافت کے ساتھ عبادات کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ خلافت کی برکتیں حاصل کرنے کیلئے نمازیں قائم کرنا بہت ضروری ہے۔ نمازوں سے لاپرواہی نافرمانی ہے اور نافرمانوں کیلئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے اگر نظام خلافت سے حقیقی فیض حاصل کرنا چاہتے ہو تو نمازوں کی طرف توجہ کرو۔ ہر احمدی کو اپنے دل میں یہ بات بٹھا لینی چاہئے کہ خدا کے انعام سے ہم تبھی فائدہ اٹھا سکیں گے جب نمازوں کی پابندی کریں گے۔ دنیا کے ہر احمدی کو قیام نماز کی طرف خاص توجہ دلاتا ہوں یاد رکھو کہ افراد جماعت اور خلیفہ وقت کا تعلق اس وقت مضبوط ہوگا جب عبادت کی طرف توجہ ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں۔ اس میں استغفار، درود اور دیگر اوراد ہیں۔ اس سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے ہیں اور مشکلات سے نجات ملتی ہے اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہے۔

فرمایا: دوسری اہم بات مالی قربانی کی طرف توجہ ہے۔ عموماً احمدی مالی قربانی کی طرف توجہ دیتے ہیں لیکن یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو مالی قربانی کرنے والے ہیں وہ بار بار کرتے ہیں مگر ایک طبقہ جن میں کشائش زیادہ ہے وہ اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دیتا۔ مالی قربانیاں بھی استحکام خلافت کا ذریعہ ہیں اور خلافت کا نظام بھی اطاعت رسول کی ایک کڑی ہے۔ جن پر زکوۃ فرض ہے وہ زکوۃ ادا کریں اور جماعت کی ضرورت کیلئے جو زائد چندے ہیں ان کی طرف بھی توجہ کریں۔ پس میں جماعت کو قیام نماز اور چندوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور ہمیشہ اللہ کے فضل سے احباب جماعت نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا ہے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کو ہر تنگی سے نکال دیتا ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ پس خدا پر ایمان لاؤ خدا سے ڈرنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁

خطبہ جمعہ

خدا مالک ہے جزا سزا کے دن کا۔ ایک رنگ میں اسی دنیا میں بھی جزا سزا ملتی ہے۔

مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف خدا پر ہی آتا ہے۔

جہاں اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمائے، اپنی مالکیت کی حقیقت کی سمجھ عطا فرماتے ہوئے ہمارے سے ایسے اعمال کروائے جو ہمیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنائیں اور اس کی سزا سے ہم ہمیشہ بچے رہنے والے ہوں۔ وہاں مسلم اُمّہ کے لئے بھی بالخصوص دعا کریں کہ وہ اپنے مالک حقیقی کی منشاء کو سمجھنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو امام بھیجا ہے اس کو ماننے والے ہوں اور اس کے مددگار ہو کر دنیا میں اسلام کے غلبہ کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور اس حوالہ سے اہم نصائح

(مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی بیوہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 16/مارچ 2007ء بمطابق 16/امان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ مالکِ کُل ہے، تمام کائنات اس کے اشارے پر چل رہی ہے۔ وہ اِس دنیا میں بھی تمہارا مالک ہے اور مرنے کے بعد بھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حکموں پر عمل کرو تاکہ اِس دنیا میں بھی میری خوشنودی حاصل کر سکو اور اگلے جہان میں بھی جب تمہارے متعلق آخری جزا سزا کا فیصلہ ہوگا، میری رضا کے حصول کے لئے کئے گئے اعمال کی وجہ سے میری جنتوں کے وارث ٹھہر سکو۔ پس یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ جیسا کہ اکثر اللہ تعالیٰ کی ہستی کو نہ ماننے والے سمجھتے ہیں کہ اگلے جہان میں تو پتہ نہیں کیا ہونا ہے یا کچھ ہونا بھی ہے کہ نہیں، سوال جواب بھی ہونے ہیں کہ نہیں، جزا سزا بھی ملنی ہے کہ نہیں، کچھ ہے بھی کہ نہیں، اس لئے دنیا میں جو دل چاہتا ہے کئے جاؤ۔ اگر یہ لوگ غور کریں تو دیکھیں گے کہ اس دنیا میں بھی ہزاروں آفات ایسی ہیں جن سے ہر روز لوگ گزرتے ہیں اور اس دنیا میں بھی اس کی وجہ سے جزا سزا حاصل کرتے ہیں۔ یہی نہیں، یہ چیزیں یہ بتاتی ہیں کہ جب اس دنیا میں جزا سزا ہے تو برائیوں میں یا ان اعمال کے کرنے کی وجہ سے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور ان پر اصرار کرنے کی وجہ سے اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ عذاب دے سکتا ہے اور وہ اس کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (الفاتحہ:4) خدا مالک ہے جزا سزا کے دن کا، ایک رنگ میں اسی دنیا میں بھی جزا سزا ملتی ہے۔ ہم روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ چور چوری کرتا ہے۔ ایک روز نہ پکڑا جاوے گا، دو روز نہ پکڑا جاوے گا، آخر ایک روز پکڑا جائے گا اور زندان میں جائے گا"۔ یعنی قید میں ڈالا جائے گا" اور اپنے کئے کی سزا بھگتے گا۔ یہی حال زانی، شراب خور اور طرح طرح کے فسق و فجور میں بے قید زندگی بسر کرنے والوں کا ہے کہ ایک خاص وقت تک خدا کی شان ستاری ان کی پردہ پوشی کرتی ہے۔ آخر وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دکھوں میں مبتلا ہو کر ان کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور یہ اس اُخروی دوزخ کی سزا کا نمونہ ہے۔ اسی طرح سے جو لوگ سرگرمی سے نیکی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی اور فرمانبرداری ان کی زندگی کا اعلیٰ فرض ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ ان کی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا اور مقررہ وقت پر ان کی نیکی بھی پھل لاتی اور بارآور ہو کر دنیا میں ہی ان کے واسطے ایک نمونے کے طور پر مثالی جنت حاصل کر دیتی ہے۔ غرض جتنے بھی بدیوں کا ارتکاب کرنے والے فاسق، فاجر، شراب خور اور زانی ہیں ان کو خدا کا اور روزِ جزا کا خیال آنا تو درکنار، اسی دنیا میں ہی اپنی صحت، تندرستی، عافیت اور اعلیٰ قویٰ کھو بیٹھتے ہیں اور پھر بڑی حسرت اور مایوسی سے ان کو زندگی کے دن پورے کرنے پڑتے ہیں۔ سل، دق، سکتہ اور رعشہ اور اَور خطرناک امراض ان کے شاملِ حال ہو کر مرنے سے پہلے ہی مر رہتے اور آخر کار بے وقت اور قبل از وقت موت کا لقمہ بن جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 641-642 جدید ایڈیشن)

اس زمانے میں دیکھیں کتنے ہیں جو ان غلطیوں اور گناہوں کی وجہ سے سزا بھگت رہے ہوتے ہیں۔ بعض تو ان میں سے ایسے ہوتے ہیں، کوئی نہ کوئی ان میں نیکی کی رگ ہوتی ہے، جن کو خیال آ جاتا ہے، اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور اس دنیا کی سزا کے نمونے سے ہی عبرت حاصل کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں تو اخروی سزا سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ برائیوں پر اصرار کرنے والے ہیں انہیں ان برائیوں کا اصرار لے ڈوبتا ہے۔ اپنی دنیا بھی خراب کرتے ہیں اور آخرت بھی خراب کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شرابی ہیں، شراب کی وجہ سے اپنی طاقتیں ضائع کر دیتے ہیں، دماغی صلاحیتیں کھو دیتے ہیں۔ یہ شراب پینے والے جب شراب پی رہے ہوتے ہیں ان کے دماغ کے ہزاروں لاکھوں خلیے اور سیل (Cell) ہیں جو ساتھ ساتھ ضائع ہو رہے ہوتے ہیں اور یہ سب اس لئے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے والے ہیں۔

پھر اس زمانے میں جو ایڈز (Aids) کی بیماری ہے، یہ بھی بہت بڑی تباہی پھیلا رہی ہے۔ جب انسان اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو بھول کر جانوروں کی طرح صرف نفسانی خواہشات کا غلام ہو جائے تو پھر وہ جو مالک ہے جس نے انسان کے اور حیوان کے درمیان فرق کے لئے حدود قائم کی ہوئی ہیں وہ اپنی صفت مالکیت کے تحت اس دنیا میں بھی سزا دے دیتا ہے اور آخرت میں ان حدود کو توڑنے کی وجہ سے کیا سلوک ہونا ہے وہ بہتر جانتا ہے۔ پس انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کو یہ سوچنا چاہئے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے قانون پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے وہ کس قدر تباہی کی طرف جا رہا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے یہاں تو آتا ہی ہے آئندہ جہان میں بھی آ سکتا ہے۔ اس لئے صرف یہ سوچ کر کہ اگلا جہان پتہ نہیں ہے بھی کہ نہیں اور اس میں کوئی سزا ملنی بھی ہے کہ نہیں، غلاظتوں

اور گناہوں میں پڑجاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو پھر غلط کاریوں اور گناہوں کی وجہ سے اس دنیا میں بھی سزا ملتی ہے۔لیکن اگر احساس ہو کہ سزا ہے تو پھر آدمی اصلاح کی کوشش بھی کرتا ہے۔بعض لوگوں کی تو یہ حس ہی ختم ہو جاتی ہے۔جانورپن پوری طرح حاوی ہو جاتا ہے اور باوجود اس سزا سے گزرنے کے یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ ہم کن غلاظتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔پس ہر عقلمند انسان کو اپنے ماحول کے نمونوں کو دیکھ کر عبرت پکڑنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جو جزا سزا کے دن کا مالک ہے انسان کی غلطیوں کی وجہ سے بعض کو اس دنیا میں بھی سزا کے جو نمونے دکھاتا ہے تو یہ بات ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والی اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے۔

ان ملکوں میں بعض برائیاں ایسی ہیں جن سے بچنے کے لئے خاص طور پر نوجوانوں کو بہت کوشش کرنی چاہئے۔شروع شروع میں بعض چھوٹی چھوٹی برائیاں ہوتی ہیں پھر بڑی برائیوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور پھر اگر ان حرکتوں کے بدنتائج اس دنیا میں بھی ظاہر ہو جائیں تو یہ جہاں ایسے لوگوں کے لئے سزا ہے وہاں ان کے ماں باپ عزیزوں رشتہ داروں خاندان کو بھی معاشرے میں شرمسار کرنے والے ہوتے ہیں۔ان کو بھی معاشرے کی نظروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔پس ان چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں قائم کرتے ہوئے، اس بات کا احساس کرتے ہوئے کہ وہ گناہوں سے بچانے والا بھی ہے اور گناہوں کو معاف کرنے والا بھی ہے، نیکیوں کی توفیق دینے والا بھی ہے اور نیکیوں کا بہترین اجر دینے والا بھی ہے، اس کے سامنے جھکے رہنا چاہئے، اس سے مدد مانگنی چاہئے۔ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ (الزمر:7) یہ ہے اللہ تمہارا ربّ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔پس تم کہاں الٹے پھرائے جاتے ہو۔توجہ کرو اپنے خدا کی طرف کہ اُسی کی طرف جانا ہے۔پس اپنے پیدائش کے مقصد کو سمجھ کر اس کے بتائے ہوئے احکامات کی نافرمانی نہ کرو۔ہر ایک عقلمند انسان کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ (البقرۃ:108) کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اللہ ہی ہے جس کی آسمان اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی سرپرست اور مددگار نہیں ہے۔

پس آسمان اور زمین کی بادشاہت اسی واحد اور لاشریک خدا کی ہے تو یہ بات بھی اُسی کو زیب دیتی ہے کہ اس کی عبادت بھی کی جائے اور اس کے احکامات پر عمل بھی کیا جائے۔کیونکہ اس کے علاوہ کوئی نہیں جو تمہارا بہترین دوست اور مددگار ہو۔جو کل عالم کا، زمین و آسمان کا مالک ہے، بادشاہ بھی ہے جب وہ کسی کا دوست اور مددگار ہو جائے تو پھر اس کو اور کیا چاہئے۔کیا تم اس کے مقابلے میں جو مالک ارض وسماء ہے دنیا کی عارضی چیزیں اور ادنیٰ خواہشات اور شیطان کا غلط کاموں کے لئے بہکانا اور اس کی جھولی میں گرنا اختیار کرو گے۔پس اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے ہمیں سمجھاتا ہے کہ مَیں جو مالکِ کُل ہوں مجھے چھوڑ کر تم کن باتوں میں پڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔آج دنیا کے تمام فساد اسی اہم نکتے کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہیں۔ آج اگر دنیا اس حقیقت کو سمجھ لے کہ سوائے ایک خدا کے جو مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہے مکمل مالکیت اسی کی ہے، وہی مالک حقیقی ہے، اس کی زمین و آسمان پر بادشاہت قائم ہے تو دنیا کے یہ تمام فتنے اور فساد ختم ہو جائیں۔

پس اگر انسان خدا تعالیٰ کی حقیقی مالکیت کو اپنے اوپر تسلیم کر لے تو پھر اس کا خوف بھی پیدا ہو گا۔پھر یہ احساس ہو گا کہ ایک خدا ہے جس کی ہمیں عبادت بھی کرنی ہے، جس کے احکامات پر عمل بھی کرنا ہے کیونکہ جزا سزا کا ہمارے ساتھ سلوک ہونا ہے تو پھر ہی نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ بھی ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یاد رہے کہ مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف خدا پر ہی آتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 23)

پس دنیا میں تو کوئی ایسی ہستی نہیں جس کے لئے انسان تمام حقوق چھوڑتا ہے۔بادشاہوں کے مقابل پر بھی رعایا کے کچھ حقوق ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کوئی حق نہیں ہے۔یعنی حق کا مطالبہ کوئی نہیں کر سکتا۔ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات پر عمل کرنے والوں کے لئے بعض حقوق خود اپنے پر فرض کر لئے ہیں۔جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرے، اس کی عبادت کرے، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے تو اللہ نے پھر اپنے پر یہ فرض کر لیا ہے کہ اس کو اپنی جنت میں جگہ دے۔پس حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا، اس کی عبادت کرنا، اس کا شکر گزار ہونا، اس کا خوف رکھنا، صرف اس لئے نہیں کہ اگلے جہان میں ہمارے ساتھ کیا سلوک ہونا ہے، وہیں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ جزا سزا کا سلوک کرتا ہے۔نیک کام کرنے والوں کو نوازتا ہے۔برائیاں کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔مختلف طریقوں سے اپنے بندوں کے امتحان لیتا ہے اور اس میں پورا اترنے والوں کو اس کی بہترین جزا دیتا ہے اور جو اس کی مالکیت کی بجائے اپنی مالکیت جتاتے اور اس کے ناشکر گزار بندے بنتے ہیں تو بعض وقت وہ اس دنیا میں ہی ان کو سزا بھی دیتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی تھے۔ایک کوڑھی، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کے لئے ان کے پاس انسانی شکل میں ایک فرشتہ بھیجا۔

پہلے وہ کوڑھی کے پاس گیا اور اس سے کہا تجھے کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا خوبصورت رنگ، خوبصورت جلد، میری وہ بدصورتی جاتی رہے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے۔اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اس کی بیماری جاتی رہی۔یہ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے تھے اور خوبصورت رنگ اس کو مل گیا۔پھر فرشتے نے کہا کون سا مال تجھے پسند ہے؟ اس نے اونٹ یا گائے کا نام لیا۔اسے اعلیٰ درجہ کی دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں دے دی گئیں۔فرشتے نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرے مال میں برکت دے۔

پھر وہ گنجے کے پاس گیا اور اس سے کہا کون سی چیز تجھے پسند ہے؟ اس نے جواب دیا خوبصورت بال اور گنجے پن کی بیماری چلی جائے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے۔فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور خوبصورت بال اس کے اُگ آئے۔پھر فرشتے نے کہا کون سا مال تجھے پسند ہے؟ اس نے کہا گائیں۔فرشتے نے اس کو گابھن گائیں دے دیں یعنی ایسی گائیں جو بچے دینے والی تھیں اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت دے۔

پھر وہ اندھے کے پاس گیا اور کہا تجھے کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا مَیں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ میری نظر کو لوٹا دے تا کہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو نظر واپس دے دی۔پھر فرشتے نے پوچھا کون سا مال تجھے پسند ہے؟ اس نے جواب دیا بکریاں۔چنانچہ خوب بچے دینے والی بکریاں اسے دے دی گئیں۔پس ان تینوں کے پاس اونٹ گائے اور بکریاں خوب پھلی پھولیں۔ جس نے اونٹ مانگے تھے اس کے ہاں اونٹوں کی قطاریں لگ گئیں۔اسی طرح گائیوں کے گلوں اور بکریوں کے ریوڑوں سے وادیاں بھر گئیں۔

کچھ مدت کے بعد فرشتہ کوڑھی کے پاس خاص غریبانہ شکل وصورت میں آیا اور کہا مَیں غریب آدمی ہوں میرے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔خدا تعالیٰ کی مدد کے سوا آج میرا کوئی وسیلہ نہیں جس سے مَیں منزل مقصود تک پہنچ سکوں۔مَیں اس خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر ایک اونٹ مانگتا ہوں جس نے تجھ کو خوبصورت رنگ دیا ہے، ملائم جلد دی ہے اور بے شمار مال غنیمت دیا ہے۔اس پر اس نے کہا مجھ پر بہت ساری ذمہ داریاں ہیں۔مَیں ہر ایک کو کس طرح دے سکتا ہوں۔انسان نما فرشتے نے کہا۔تُو وہی کوڑھی غریب اور محتاج نہیں ہے جس سے لوگوں کو گھن آتی تھی۔اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت عطا فرمائی اور مال دیا۔ اس پر وہ بولا تم کیسی باتیں کرتے ہو۔مال تو مجھے آباؤ اجداد سے ورثے میں ملا ہے یعنی میں خاندانی امیر ہوں۔اس پر فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔

پھر وہ گنجے کے پاس آیا اور اس کو بھی وہی کہا جو پہلے کو کہا تھا۔اس نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا۔اس پر فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹ بول رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ان دونوں کا حال اس جھوٹ کی وجہ سے اور حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے ویسا ہی ہو گیا۔

پھر وہ فرشتہ اسی ہیئت اور صورت میں اندھے کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔مَیں غریب مسافر ہوں سفر کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں پاتا۔تجھ سے مَیں اس خدا کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں جس نے تجھے نظر واپس دے دی اور تجھے مال و دولت سے نوازا۔اس آدمی نے کہا بے شک میں اندھا تھا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے مال دیا ہے جتنا چاہو اس مال میں سے لے لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو۔سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔خدا تعالیٰ کی قسم آج جو کچھ بھی تم لو اس میں سے مَیں کسی قسم کی تکلیف اور تنگی محسوس نہیں کروں گا۔اس پر اس انسان نما فرشتے نے کہا اپنا مال اپنے پاس رکھو یہ تو تمہاری آزمائش تھی۔اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہے اور تیرے دوسرے ساتھیوں سے ناراض ہے۔تُو اس کی رحمت کا مستحق ہے اور وہ اس کے غضب کے مورد بن گئے

(بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث ابرص ..... مسلم کتاب الزھد)

تو اللہ تعالیٰ کا یہ غضب ان لوگوں پر اس دنیا میں نازل ہو گیا اور جس نے نیکی کی تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی اجر عطا فرمایا۔

پس اللہ تعالیٰ کی مالکیت کا تصور ہمیشہ رہنا چاہئے۔ جب وہ اپنے فضل سے دیتا ہے تو ایک مومن کے دل میں ہمیشہ یہ تصور ابھرتا ہے کہ یہ سب کچھ دینے والا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے، اس لئے میرے پر فرض بنتا ہے کہ اس کی راہ میں جس طرح اس نے حکم دیا ہے خرچ کروں لیکن مال کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور دنیادار ڈرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں رہتا کہ وہ مالک ہے جس نے پہلے دیا وہ آئندہ بھی دے سکتا ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کی بجائے وہ ڈر کر بخل اور کنجوسی سے کام لیتے ہیں اور پھر ایسے لوگوں کو جیسا کہ ابھی مثال میں بھی دیکھا اللہ تعالیٰ پکڑتا ہے اور ان کا مال ان کے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَھُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ اَنْعَامًا فَھُمْ لَھَا مٰلِکُوْنَ (یٰسین: 72) کیا انہوں نے دیکھا نہیں ہم نے اس میں سے جو ہمارے دست قدرت نے بنایا ان کی خاطر مویشی پیدا کئے۔ پس وہ اس کے مالک بن گئے۔ پس یہ جو اللہ تعالیٰ نے انعام دیا ہے اور تمہیں جائیدادوں اور مویشیوں کا مالک بنایا ہے یہ بات شکر گزار بنانے والی ہونی چاہئے اور ہمیشہ یہ خیال رہے کہ اصل مالک تو اللہ تعالیٰ ہے جس نے مجھے ان چیزوں کا مالک بنایا ہے۔ جس نے دنیا کا یہ عارضی سامان ہمارے سپرد کیا ہے اور اس کی ملکیت ہمیں دی ہے اور ملکیت کی شکر گزاری کا یہ حق ہے جو اس طرح ادا ہو سکتا ہے جس طرح اس اللہ نے ادا کیا، جب یہ صورت ہو تو پھر جو اصل مالک ہے اور تمام قدرتوں کا مالک ہے اپنے انعامات سے نوازتا ہے اور یہ انعام ایمان پر قائم کرنے والے ہوتے ہیں اور اس کی عبادت کی طرف توجہ دلانے والے ہوتے ہیں۔ ورنہ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بعض اوقات ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کی مالکیت کے اظہار کے لئے اور اس کی مالکیت کی صفت سے حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا بھی سکھائی ہے تاکہ ہم ہمیشہ اس کے فضلوں کے حصہ دار بنتے رہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔ بِیَدِکَ الْخَیْرُ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران: 27) تو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک تو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

پس یہ بات ہمیشہ سامنے رہے اگر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی نہ کی جائے اس کے حکموں پر عمل نہ کیا جائے تو وہ جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے جس کے سامنے نہ حکومتیں کوئی چیز ہیں، نہ دولتیں کوئی چیز ہیں وہ اگر کمزوروں کا بھی مددگار بن جائے تو ان کو بھی عزت کے مقام پر کھڑا کر دیتا ہے اور طاقتوروں اور دولتمندوں کو رسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی اور قومی طور پر بھی سمیٹنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ سب خیر کا سرچشمہ ہے۔ اس نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ میرے احکامات پر عمل کرو تا کہ میری رضا حاصل کرنے والے بنو۔

اللہ کرے کہ مسلم اُمّہ بھی اس نکتے کو سمجھ لے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے سب سے پہلے مخاطب ہیں تاکہ ان قوموں کے ہاتھوں، جن کو اللہ تعالیٰ نے مغضوب اور ضال قرار دیا ہوا ہے، گھٹیا سلوک سے بچ جائیں۔ ذلیل و رسوا ہونے کے سلوک سے بچ جائیں۔ ان ظالم لوگوں نے بھی اپنی سزا بھگتنی ہے۔ لیکن اگر زمانے کے امام کو نہ مان کر مسلمان ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوں گے تو ان کو بھی سزا ملتی جائے گی۔ اگر یہ ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں تو اتنی ہی جلدی یہ ذلت اور رسوائی کی مار اُن پر پڑے گی جن کو اللہ تعالیٰ نے مغضوب اور ضال قرار دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر ہے کہ ان لوگوں میں سے بھی وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچیں گے جن کو اللہ تعالیٰ سیدھا راستہ دکھائے گا۔ پس اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور ان لوگوں کو سمجھانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”پانچواں سمندر مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (کی صفت) ہے اور اس سے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (الفاتحۃ: 7) کا جملہ مستفیض ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے غضب اور اس کے (انسان) کو ضلالت اور گمراہی میں چھوڑ دینے کی حقیقت لوگوں پر کامل طور پر جزا اور سزا کے دن ہی ظاہر ہو گی۔ جس دن اللہ تعالیٰ اپنے غضب اور انعام کے ساتھ جلوہ گر ہو گا اور ان کو اپنی طرف سے ذلت دے کر یا عزت دے کر ظاہر کر دے گا۔ اور اس حد تک اپنے آپ کو ظاہر کر دے گا کہ اس طرح کبھی اپنے وجود کو ظاہر نہیں کیا ہو گا۔ اور (خدا کی راہ میں) سبقت لے جانے والے یوں دکھائی دیں گے جیسے میدان میں آگے بڑھتا ہوا گھوڑا۔ اور گنہگار اپنی کھلی کھلی گمراہی میں نظر آئیں گے اور اُس دن منکروں پر واضح ہو جائے گا کہ وہ درحقیقت غضب الٰہی کے مورد تھے اور اندھے تھے۔ اور جو اس دنیا میں اندھا رہے گا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔ لیکن اس دنیا کی نابینائی مخفی ہے اور جزا سزا کے دن وہ ظاہر ہو جائے گی۔ پس جن لوگوں نے انکار کیا اور ہمارے رسول ﷺ کی ہدایت اور ہماری کتاب (قرآن کریم) کے نور کی پیروی نہ کی اور اپنے باطل معبودوں کی اتباع کرتے رہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دیکھیں گے اور جہنم کے جوش اور اس کی خوفناک آواز کو سنیں گے اور اپنی گمراہی اور کج روی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اپنے آپ کو لنگڑے کانے جیسے پائیں گے اور جہنم میں داخل ہوں گے جہاں وہ لمبا عرصہ رہیں گے اور ان کا کوئی شفیع نہیں ہو گا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ (خدا کا) اسم مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ دو پہلوؤں والا ہے۔ وہ جسے چاہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ پس تم دعا کرو کہ وہ ہدایت یافتہ بنا دے“۔ (ترجمہ از عربی عبارت تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 116-117 حاشیہ۔ کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 118-119)

پس جہاں اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمائے، اپنی مالکیت کی حقیقت کی سمجھ عطا فرماتے ہوئے ہمارے سے ایسے اعمال کروائے جو ہمیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنائیں۔ اس کی سزا سے ہم ہمیشہ بچے رہنے والے ہوں اور وہ اپنی ہدایت کی راہیں ہمیشہ ہمیں دکھاتا رہے، وہاں مسلم اُمّہ کے لئے بھی بالخصوص دعا کریں کہ وہ اپنے مالک حقیقی کی منشاء کو سمجھنے والے ہوں اور زمانے کے حالات کے مطابق اپنی مالکیت کے تحت جو اُس نے یہ امام بھیجا ہے۔ (اللہ جب حالات خراب ہوں تو نبی مبعوث فرماتا ہے یا مصلح بھیجتا ہے۔ یہ بھی اپنی مالکیت کی صفت کے تحت ہی بھیجتا ہے جیسا کہ میں نے پیچھے بتایا تھا)۔ اس کو یہ لوگ ماننے والے ہوں اور اس کے مددگار ہو کر دنیا میں اسلام کے غلبہ کی کوشش کریں اور اس روح کے ساتھ اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں جس کی وہ توقع رکھتا ہے۔ اور بالعموم دنیا کے لئے بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خدا کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے جو مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہے تاکہ اس کی پکڑ سے بچ سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی بیوہ تھیں وہ امریکہ میں 13/مارچ کو وفات پا گئی ہیں۔ ان کا جنازہ یہاں آئے گا اس کے بعد پاکستان لے جایا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

یہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تایا چوہدری غلام حسین صاحب کی بیٹی تھیں۔ شادی سے پہلے بھی ان کا رشتہ تھا۔ وہ بھی بڑے دیندار آدمی تھے۔ امۃ الحفیظ صاحبہ کی پیدائش سے قبل ان کے والد نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی سواری آئی ہے اور ان کے سامنے رکی ہے۔ ایک لڑکی باہر آئی ہے اور اس نے السلام علیکم کہا۔ جس پر ان کی پیدائش کے وقت ان کا نام امۃ الحفیظ رکھ دیا اور یہ چونکہ جھنگ کے رہنے والے تھے اس لئے وہیں تعلیم حاصل کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ نکاح پڑھایا تھا۔ اس کے بعد جب ڈاکٹر صاحب یہاں آ گئے تھے تو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ یہاں رہیں اور UK میں ان کی لجنہ میں کافی لمبا عرصہ خدمات ہیں۔ تقریباً 28 سال بحیثیت صدر لجنہ UK انہوں نے خدمات انجام دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کو آرگنائز کیا۔ عورتوں کی تربیت کے لئے بڑے آرام سے پیار سے سمجھانے والی تھیں۔ بڑی نرم مزاج تھیں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اسی طرح ان کا خلافت سے بڑا وفا اور اطاعت کا تعلق تھا۔ بڑے نیک جذبات رکھتی تھیں اور بڑی عاجزی سے ملا کرتی تھیں۔ اسی طرح نظام جماعت سے بھی بڑا والہانہ تعلق تھا۔ بڑی سادہ، صبر کرنے والی اور منکسر المزاج تھیں، بڑی دعا گو تھیں اور ایسے دعا کرنے والے لوگوں میں شامل تھیں جن کو میرا خیال ہے اور میرا ان کے ساتھ چند سال کا تجربہ ہے کہ ان کو دعا کے لئے کہو تو تسلی ہوتی تھی کہ دعا کے لئے کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ ان کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ انہوں نے اللہ کے فضل سے بچوں کی بھی اچھی تربیت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رفتگاں

والد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد کا ذکر خیر

(حامد احمد خالد برسٹل امریکہ)

میرے والد صاحب پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد صدر، صدر انجمن احمدیہ 2 1 جنوری 2004ء بوقت 9:10 بجے ربوہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم والد صاحب مرحوم احمدیت کے فدائی اور مجلس خدام الاحمدیہ کے بانی اراکین میں سے تھے آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو مجلس کا پہلا جنرل سیکرٹری مقرر فرمایا۔ آپ وفات تک صدر صدر انجمن احمدیہ تھے آپ کی طبیعت نہایت سادہ تھی۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر صدر انجمن احمدیہ بھی تھے اور اپنے آپ کو ہمیشہ ادنیٰ کارکن سمجھتے تھے اور کام کا انداز یہ تھا کہ کبھی بھی کسی کام کی خاطر اس رنگ میں آپ اظہار نہ کرتے کہ آپ بحیثیت افسر حکم صادر کر رہے ہیں۔ خاکساری اس قدر تھی کہ جماعت کے مددگار کارکن کو بھی نہایت احترام سے پکارتے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے۔ اور اُن کی روح کو کروٹ کروٹ سکون عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مکرم ڈاکٹر فاروق صاحب گھر پر تعزیت کیلئے تشریف لائے تو مرحوم والد صاحب کی زندگی کے چند واقعات کا تذکرہ ہوا تو صدر صاحب نے فرمایا کہ ان واقعات کو قلمبند کریں اور مضمون کی صورت میں بدر اور دیگر احمدیہ اخبارات کو اشاعت کیلئے بھجوائیں اس لئے ان کی زندگی کے چند واقعات تحریر کرتا ہوں۔

آپ کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کالج سے فارغ ہونے کے بعد بطور ناظر بیت المال مقرر فرمایا تو ایک لمبے عرصہ تک آپ بذریعہ سائیکل ہی دفتر آیا جایا کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو کار اور ڈرائیور عطا کر دیا تو جب باہر کے اضلاع میں جاتے تو کار استعمال کرتے۔ مگر جب ربوہ میں ہوتے تو سائیکل ہی استعمال کرتے۔

ایک لمبے عرصہ تک ایسے ہی خدمت دین سرانجام دیتے رہے۔ پھر چونکہ عمر بھی زیادہ ہو چکی تھی اور کمزور بھی تھے پھر بھی سائیکل پر ہی جاتے۔ جب صبح دفتر جانا ہوتا تو کسی بیٹے کو یا پوتے کو کہہ دیتے سائیکل باہر نکال دیں۔ پہلے اقصیٰ روڈ کی طرف سے جاتے پھر عمر اور زیادہ ہونے کی وجہ سے زیادہ لمبا سائیکل چلانا مشکل ہو گیا تو گھر سے نکل کر براستہ ریلوے اسٹیشن لائن کراس کر کے جاتے مگر جب جسم بہت کمزور ہو گیا تو ریلوے لائن کے پاس جا کر کھڑے ہو جاتے اور پھر کسی نوجوان کو جو لائن کراس کر رہا ہوتا کہہ دیتے کہ ذرا سائیکل لائن کی دوسری طرف نکال دو۔ ایک دن جب ہم نے اُن سے کہا کہ جماعت نے آپ کو یہ Facility دی ہے کہ آپ کار استعمال کریں تو آپ کیوں نہیں کرتے۔ جواب میں انہوں نے کہا جماعت کے پیسہ کا ضیاء کیوں ہو۔ جماعت کو بعض زیادہ ضروری اخراجات کیلئے ضرورت ہوگی۔ پھر کسی نے حضور سے اس بات کا تذکرہ کر دیا۔ اس پر حضور نے پھر بڑی سختی سے کہا کہ آپ کار استعمال کیا کریں۔

اُن کی طبیعت میں خلیفۂ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہمیشہ کہتے حضور کو دعا کے لئے خط لکھتے رہا کریں اور اپنی ہر حاجت اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں۔ آپ کہتے میں تو انسانوں پر توکل کا بالکل قائل نہیں ہوں۔ کہتے خلیفۃ المسیح کی اطاعت میں ہی اللہ کی رضا ہے، اسی میں برکت ہے۔ ایک دفعہ حضور خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مسجد مبارک میں خطاب فرمانا تھا تو والد صاحب پیدل مسجد کی طرف چل پڑے۔ راستہ میں ہی تھے کہ ربوہ اسٹیشن کی دوسری طرف کچھ بڑے بڑے جوہڑ تھے جن میں اکثر برسات کے موسم میں پانی اکٹھا ہو جاتا تھا۔ اہل ربوہ کو اس بات کا علم ہوگا تو جب انہوں نے ریلوے لائن کراس کی تو مسجد کے Speaker سے حضور کی آواز کان میں آئی بیٹھ جائیں۔ حضور غالباً مسجد میں احباب جماعت کو ارشاد فرما رہے تھے۔ تو جب ان کے کان میں یہ آواز آئی تو فوراً کیچڑ میں ہی بیٹھ گئے۔ جس کی وجہ سے ان کے کپڑوں پر شائد کچھ گندی مٹی لگ گئی ہوگی کسی نے مسجد میں کہا کہ خالد صاحب آپ کے کپڑے کچھ گندے ہو گئے ہیں کہنے لگے شائد کسی وجہ سے ہو گئے ہوں گے اس سے پتہ چلتا ہے کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت بدرجہ اتم آپ میں موجود تھی۔ راتوں کو سردیوں کے دنوں میں اکثر حضور کا پیغام آجاتا تو فوراً تیار ہو کے چلے جاتے جبکہ سردیوں کا وہ وقت ہوتا تھا کہ باہر دروازہ بھی کھٹکے تو جانے کو جی نہیں چاہتا۔

ایک دفعہ مجھے بتا رہے تھے کہ آپ لوگ دنیاوی وسیلوں کی بات کرتے ہیں۔ میں تو ہمیشہ توکل علی اللہ کرتا ہوں۔ باتوں باتوں میں بتانے لگے کہ ایک دفعہ مجھے لاہور جانا تھا۔ ان دنوں سفر بس یا ٹرین سے کرتے تھے تو میں نے آپ کی والدہ کو کہا کہ میں نے صبح لاہور جانا ہے۔ والدہ صاحبہ مرحومہ نے کہا کہ میں نے بھی جانا ہے۔ والد صاحب نے بہت سمجھایا کہ میں نے جماعت کے ضروری کام سے جانا ہے مگر وہ بضد رہیں اور کہنے لگیں میں اپنے بیٹے ناصر کے پاس جاؤں گی، بحرحال ساتھ چل دیں۔ چونکہ والدہ صاحبہ کو کچھ دل کے عارضہ کی بھی تکلیف تھی چنانچہ جس بس کے ذریعہ سفر کیا راستہ میں خراب ہو گئی ایک تو گھر سے دیر سے نکلے۔ دوسرا بس کے ذریعہ سفر کیا۔ جہاں یہ مشکل ہوتا ہے کہ ربوہ تک بس پہنچتے پہنچتے بھر جاتی ہے۔ خوش قسمتی سے سیٹ مل جائے تو ٹھیک ورنہ کھڑے ہو کر ہی سفر کا اختتام ہوتا ہے۔ والدہ صاحبہ کو ایک سیٹ مل گئی راستہ میں بس خراب ہونے کی وجہ سے تمام مسافر بس سے اتر گئے اور کسی نہ کسی طرح چلے گئے۔ موسم سرما کے دنوں کا واقعہ ہے۔ شام کے اندھیرے سائے شروع ہو چکے تھے۔ اس لئے کچھ پریشانی پیدا ہوئی اور ساتھ ہی والدہ صاحبہ کی طبیعت بھی خراب ہونا شروع ہو گئی۔ والدہ صاحبہ کو انہوں نے سڑک سے ہٹ کر ایک بنچ کے اوپر لٹا دیا اور خود کھڑے ہو گئے اور دعائیں کرنے لگے کہ اللہ میں کمزور انسان ہوں مجھے اپنے آپ کو سنبھالنا بھی مشکل ہے اگر رات زیادہ ہو گئی تو کیا کروں گا میری مدد کے سامان پیدا فرما۔ میرے مولیٰ تو نے ہمیشہ مدد فرمائی ہے چنانچہ ابھی پانچ منٹ کا عرصہ نہیں گذرا ہوگا والد صاحب کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ پانچ چھ کاروں کا ایک قافلہ سڑک سے گذر رہا ہے جسے دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ اکٹھے سفر کیا جا رہا ہے۔ اُنہوں نے جب کاروں کی روشنی میں والد صاحب کو دیکھا تو مڑ کے واپس آئے اور سڑک سے اتر کر جہاں والد صاحب کھڑے تھے آئے اور ان میں سے ایک کار کا دروازہ کھلا تو ایک نوجوان اترے اور والد صاحب کو کہنے لگے پروفیسر صاحب آپ یہاں کیسے۔ اس بیابان جگہ پر، اس پر والد صاحب نے کہا میری بیوی بیمار ہو گئی ہے اس لئے ان کو لٹا دیا ہے۔ وہ نوجوان کہنے لگے میں آپ کا شاگرد ہوں۔ اور میں سرگودھا سے بارات کے ساتھ جا رہا ہوں غالباً وہ نوجوان کسی گورنمنٹ کے عہدہ پر تھے اور احمدی بھی تھے مگر استاد کے احترام میں واپس آئے اور کہنے لگے ایک سیٹ ہے ایک کار میں، والد صاحب نے عورتوں کے ساتھ والدہ محترمہ کو بٹھا دیا اور کہنے لگے ان کو 9/24 بیڈن روڈ جانا ہے ان کو لے جائیں میں کسی نہ کسی طرح آجاؤں گا۔ مگر انہوں نے والد صاحب کیلئے بھی جگہ بنا دی۔ اس طرح بخیریت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد صاحب اور والدہ صاحبہ لاہور پہنچ گئے۔

مسجد خضر سلطانہ جو گھر کے بالکل ساتھ تھی، الحمدللہ نماز کیلئے اسی مسجد میں جاتے تھے اور اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ والد صاحب نماز اس قدر لمبی پڑھتے تھے کہ ہم بچے پوری نماز کے بعد سنتیں پڑھ کر بیٹھ جاتے تو جب آپ سلام پھیرتے تو ہم ان سے چلنے کیلئے کہتے تو آپ کہتے کہ ابھی تو آدھ گھنٹہ اور لگ جائے گا کیوں کہ میں نے ابھی نفل پڑھنے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ ہم دو بھائی کراچی میں رہتے تھے آپ جب کراچی جماعت کے کام سے آتے تو ان کی مصروفیت کی وجہ سے اُن کی ہمارے ساتھ ملاقات نہ ہوتی تھی اور واپس جانے کے بعد خط لکھتے کہ مجھے آپ دونوں سے نہ ملنے کا افسوس ہے۔ ایک دفعہ جب کراچی آئے تو مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی سے کہنے لگے میرے دو بیٹے یہاں رہتے ہیں مگر میری ملاقات ان سے نہیں ہوئی چنانچہ پھر ایک دفعہ جب والد صاحب کراچی آئے تو امیر صاحب نے کسی کو ہمارے گھر بھجوایا کہ شام کو 7 بجے شیزان ہوٹل میں اپنے ابا جان کو ملنے آجائیں اور اس طرح ہماری ملاقات والد صاحب سے ہوئی۔ پھر بعد میں جب کبھی آئے تو ہمیں اطلاع ہوتی تھی۔ ایک دو بار ہم والد سے ملاقات کی خاطر گئے مگر پھر طبیعت میں کچھ ہچکچاہٹ پیدا ہوئی کہ والد صاحب تو جماعت کے کام سے آتے ہیں اور جماعت ان کے اعزاز میں انتظام کرتی ہے اس لئے پھر جب ایک آدھ دفعہ نہیں گئے تو محترم امیر صاحب کا پیغام آیا کہ والد صاحب کو ملنے کیلئے اس جگہ اتنے بجے آجائیں۔ یہ میرا حکم ہے آپ کے والد صاحب نے نہیں کہا۔ اس قدر پیار کرتے تھے یہ لوگ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

ایک اور واقعہ اپنے Tour کا والد صاحب نے بتایا کہ میں پورے سندھ کے Tour پر تھا اور ایک ایک دن میں دو دو تین تین جگہ جاتا تھا تو جب حیدرآباد پہنچا تو 5/6 گھنٹے وہاں ٹھہرا اس کے بعد شام کو بس سے کراچی پہنچا تھا چنانچہ والد صاحب نے امیر جماعت حیدرآباد سے کہا کہ شام کو میں نے کراچی پہنچنا ہے کیونکہ میں نے کراچی کی عاملہ کو وقت دیا ہوا ہے۔ امیر صاحب نے کہا کہ شام کو آپ کو بذریعہ کار کراچی لے جائیں گے مگر والد صاحب کہنے لگے دیر ہو جائے گی میں جلدی بذریعہ بس چلا جاؤں گا۔ اس لئے وہ بذریعہ بس ہی چلے گئے۔ اتفاق سے جس بس میں سفر کیا وہ راستہ میں کسی جگہ خراب ہو گئی۔ والد صاحب بتاتے تھے کہ چند سواریاں تھیں اُس میں جو کہ شاید نزدیکی گاؤں وغیرہ کی ہوں گی میں بھی ان کے ساتھ بس سے اتر گیا اور انتظار کرنے لگا دیکھتے دیکھتے میں نے دیکھا لوگ کسی نہ کسی طرح چلے گئے کوئی گھوڑا گاڑی میں کوئی ٹرک کے ذریعہ صرف میں اور ایک اور نوجوان وہاں رہ گئے چونکہ دن چھوٹے ہونے کی وجہ سے سورج جلد غروب ہو گیا تو ساتھ کھڑے نوجوان نے والد صاحب کو کہا میاں جی آپ نے کس جگہ جانا ہے۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ کراچی جانا ہے اس پر نوجوان نے کہا آپ اپنا انتظام کریں یہ علاقہ ٹھیک نہیں ہے اندھیرا ہو گیا تو آپ کو بہت مشکل ہوگی۔ والد صاحب کہنے لگے میں گھبرایا ضرور مگر دُعا تو کر ہی رہا تھا کہ جس پیارے مولا کے دین کے کام سے جا رہا ہوں وہ ضرور مدد کرے گا کیونکہ والد صاحب کبھی اپنے خدا تعالیٰ سے مایوس نہیں ہوتے تھے ہمیشہ خدا تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ چنانچہ بتاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد ایک کار ان کے پاس آکر رک گئی والد صاحب بتاتے

(بقیہ صفحہ 10 پر دیکھیں)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء

اسلام اور امنِ عالم

(قیامِ امن کے تقاضے اور ذرائع۔ اسلام اُنہیں کس رنگ میں پورا کرتا ہے)

(از: محمد کریم الدین شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون قادیان)

سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دَور میں جہاں ہمیں بے شمار سہولتیں میسّر آئی ہیں وہاں اِس نئے زمانے کے ٹریجڈی یا المیہ یہ ہے کہ انسان آج کے اِس مشینی دَور میں خود بھی مشین کا ایک پُرزہ بنتا چلا جارہا ہے۔ جو جذبات و احساسات سے عاری ہو کر صرف اپنے محور میں کام کرنے کا عادی ہے جس کے نتیجے میں مادّہ پرستی۔ خودغرضی اور مفاد پرستی کا بول بالا ہے۔ اوراس پر طرّہ یہ کہ سائنسی ایجادات نے تباہ کن ہتھیاروں کا ایک بھیانک اور خوفناک انبار لگا دیا ہے۔ ہتھیاروں کی اِس بدترین دوڑ میں ہر ملک دوسرے ملک سے سبقت لے جانے پر تُلا ہوا ہے۔ دو عالمگیر جنگیں اوراُن کے بھیانک نتائج تو ہم دیکھ چکے ہیں۔ دوسری جنگِ عظیم میں جاپان کے دو بڑے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر جو تباہی کی گئی اُس کے بد اثرات سے اب تک کئی نسلیں خمیازہ بھگت رہی ہیں۔ اور اگر اسی طرح کے دھماکہ خیز حالات برقرار رہے تو وہ دن دُور نہیں جب ایٹم بموں کے دھماکوں سے ساری دنیا ہی امن، چین اور شانتی کی گود میں ابدی نیند سو جائے گی اور باقی جو بچ رہیں گے اُن کی حالت مُردوں سے بدتر ہو جائے گی۔ ان حالات سے یہ بات بڑی وضاحت سے سامنے آجاتی ہے کہ اِس زمانے میں ہم تمام بنی نوع انسان عالمگیر طور پر ایک بہت ہی نازک دَور سے گذر رہے ہیں۔ بلاشک بحیثیت انسان ہم نے بڑی غلطیاں کی ہیں اور کر رہے ہیں۔ اور انہی غلطیوں کے سبب تیسری عالمگیر جنگ کے امکان کو ختم کرنے کی بجائے اُسے اَور قریب سے قریب تر لاتے جارہے ہیں۔

اِس خطرے کو روکنے کے عموماً دو طریق ہو سکتے ہیں۔ ایک تو وہ طریق ہے جو آج کی بڑی قوموں نے اپنایا ہوا ہے اور وہ ہے تیسری عالمگیر جنگ کو ٹالنے کا طریق۔ اس کے لئے وہ زیادہ سے زیادہ ہتھیار بنا کر اور اُن کی ہلاکت خیزی میں روز بروز اضافہ کر کے خوف اور دہشت کی فضا کو فروغ دے رہے ہیں۔ مگر یہ طریق خطرے سے خالی نہیں۔ کیونکہ اس سے جنگ کا امکان ختم نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اندر ہی اندر پکنے والا لاوا کسی دن اچانک پھوٹ سکتا ہے۔ پھراس سے جو تباہی ہوگی اُس کے تصوّر ہی سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

دوسرا طریق اِس خطرے اور بدامنی کے سدّ باب کا یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھنے اور مفاہمت کے جذبے کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔ ایک دوسرے سے پیار کرنا سیکھیں۔ باہم دوستی کی فضا پیدا کریں۔ خودغرضی کی بجائے پوری نوعِ انسان کی فلاح و بہبود کو مدّنظر رکھیں۔ موجودہ خطرناک صورتِ حال کی اصلاح کا یہی اصل طریق ہے۔

حضرات! امن کی خواہش کے باوجود لوگوں کو اُس وقت تک امن میّسر نہیں آسکتا جب تک مختلف قسم کی مخلوق کے لئے کسی ایک قاعدے کے ماتحت امن کا حصول نہ ہو۔ کیونکہ دنیا کے انسانوں میں ہزاروں اختلافات ہیں۔ اُن کے مفاد مختلف۔ جذبات مختلف۔ خواہشات مختلف اور ضرورتیں مختلف۔ ان متضاد باتوں کے ہوتے ہوئے امن تبھی قائم ہوسکتا ہے جب ساری دنیا خدا تعالیٰ کے قائم کردہ اور اُس کے پسندیدہ مذہب ''اسلام'' پر عمل پیرا ہو جو امن دینے والا اور سلامتی کا حامل ہے۔ اسلام نے بین الاقوامی سطح پر امن و آشتی۔ باہمی محبت و پیار۔ شرفِ انسانی کے قیام اور انسانی حقوق کے احترام کی جو تعلیم دی ہے وہ ہر لحاظ سے مکمل مفید۔ بے مثال اور قیامِ امن کی ضامن ہے۔ اسلام نے خدا کا جو تصور پیش کیا ہے وہ الملک۔ القدوس السلام (حشر) کا تصور ہے۔ یعنی وہ امن دینے والا ہے۔ اُس کا نام سلام ہے۔ جب تک کوئی انسان سلامتی اختیار نہ کرے اس وقت تک وہ خدا کا پیارا نہیں بن سکتا۔ اِسی لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان (امن پسند شہری) محفوظ رہیں۔ (بخاری کتاب الایمان) نیز فرمایا'' مومن وہ ہے جن سے دوسرے تمام انسان امن میں رہیں۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ مطبوعہ بیروت)

سامعین کرام! یہ کس قدر ظلم اور ستم ظریفی ہے کہ اسلام جس کے معنی ہی امن و آشتی اور صلح وشانتی کے ہیں اور جس نے خدائے سلام کا تصور پیش کیا ہے اور جس کے قیام کی غرض ہی دنیا کو فتنہ وفساد اور بدامنی سے بچانا اور تمام بنی نوعِ انسان کو خدائے واحد کا پرستار اور سلامتی کا علمبردار بنانا ہے اُس پاکیزہ مذہب کو بعض نادان از راہ تعصب دہشت گرد مذہب بتانے لگے تا کہ دنیا اس کے حُسن اور خوبی سے متاثر نہ ہو جائے۔ گذشتہ چند دہاکوں سے تو یہ پروپیگنڈا شدّت اختیار کر گیا ہے۔ اور ''اسلامی دہشت گردی'' کی اصطلاح کو اسلام کے خلاف بلاجھجک استعمال کیا جارہا ہے۔ عوام کی بات تو جانے دیں، دو ماہ قبل جرمنی میں پوپ بنی ڈکٹ جو عالم مسیحیت کے روحانی پیشوا ہیں، انہوں نے بھی اپنے ایک خطاب میں اسلام کو دہشت گرد مذہب قرار دیا۔ اور جب اُن کے اِس بیان کے خلاف مسلمانوں نے عالمگیر طور پر شدید احتجاج کیا تو انہوں نے یہ کہہ کر اپنا پیچھا چھڑانا چاہا کہ مَیں نے ایک جرمن مصنّف کے حوالے سے یہ بیان کی ہے۔ حالانکہ اتنے بڑے روحانی منصب پر فائز رہتے ہوئے اُن کا یہ فرض بنتا تھا کہ ایسے مصنّف کی بات کی تحقیق کرتے۔ اسلامی اُصول و تعلیمات کا خود مطالعہ کرتے پھر اُس کے بعد موازنہ کرتے کہ مسیحیت اور اسلام نے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے جو تعلیمات پیش کی ہیں اُن میں کتنی یکسانیت ہے اور کتنا اختلاف ہے؟ بلکہ پوپ بنی ڈکٹ کو یہ بھی دیکھنا چاہئے تھا کہ دو عالمگیر جنگیں جو لڑی گئی ہیں وہ کس کے خلاف لڑی گئی ہیں؟ عیسائیوں نے عیسائیوں کے خلاف ہی یہ جنگیں کی ہیں لیکن کوئی یہ نہیں کہتا کہ یہ مسیحی دہشت گردی ہے۔ پھر امریکہ نے حال ہی میں عراق کو تباہ و برباد کیا اور اب وہ ایران کو اپنی آنکھیں دکھا رہا ہے جبکہ ایسا کرنے کا اُس کا کوئی حق نہیں ہے مگر کوئی نہیں کہتا کہ یہ مسیحی دہشت گردی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے پہاڑی وعظ میں عیسائیوں کے لئے یہ واضح ہدایت موجود ہے کہ اگر کوئی تیرے داہنے گال پر تھپڑ مارے تو بایاں بھی اس کی طرف پھیر دے۔ یعنی پلٹ کر حملہ نہ کرو اور بدلہ نہ لو۔ لیکن اس کے برخلاف مسیحیوں نے بے شمار صلیبی جنگیں لڑی ہیں۔ ''اہنسا پر مو دھرما'' کے اصول کے باوجود حضرت رام چندر جی نے راون سے یُدھ کیا۔ حضرت کرشن جی نے کوروں کے مقابلہ میں پانڈوؤں کا ساتھ دیا اور مہا بھارت کی جنگ لڑی کیونکہ ظلم بدی اور ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بھی ایک ظلم ہے۔ اسی لئے یہ یُدھ کئے گئے۔ لیکن کوئی مؤرّخ۔ کوئی مبصر اور کوئی جرنسلٹ بھی اِن جنگوں کو دہشت گردی قرار نہیں دیتا۔

لیکن کیا یہ عجیب بات نہیں کہ جب بانی اسلام سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کی انتہا ہونے پر اپنے حقوق کی حفاظت اور قیام امن کے لئے مدافعانہ (Defencive) جنگیں لڑیں تو غیر مسلم مؤرخین۔ مبصّرین اور خصوصاً عیسائی مستشرقین نے ان جنگوں کو ظلم و تعدی اور بزورِ شمشیر دینِ اسلام کو پھیلانے کا باعث قرار دے کر اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کی اور اب تک کرتے چلے جارہے ہیں۔ جبکہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جنگوں کے ایام میں اسلام کی ترقی برائے نام ہوئی لیکن جب ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے تحت دس سال تک جنگ بندی کا معاہدہ ہوا تو اس امن کے عرصہ میں اسلام بڑی تیزی سے پھیلا ہے اور آخرکار فتح مکہ عمل میں آئی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنگیں تو اسلام کی ترقی میں رُکاوٹ کا باعث بنی رہیں۔ موجودہ زمانے مین اگر بعض مسلمان اسلامی تعلیمات کے برخلاف بدامنی اور دہشت گردی میں ملوّث ہوتے ہیں تو اس کا دوش اور الزام اسلام پر لگانا سراسر ناانصافی ہے۔

آیئے! اب میں آپ کے سامنے وہ اُصول اور تعلیمات بیان کرتا ہوں جو اسلام نے قیامِ امن کے لئے بطور بنیاد اور لازمی قرار دیئے ہیں۔

اسلام نے تمام بنی نوع انسان اور تمام اہل مذاہب کو اس بات پر غور کرنیکی دعوت دی ہے کہ مذہب کا نقطہ مرکزی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کوئی اس کو پرمیشور اور بھگوان کہتا ہے۔ کوئی خدا اور God کہتا ہے اور کوئی اس کو واہگورو کے نام سے یاد کرتا ہے۔ لیکن ناموں کے اختلاف سے خدا کی ذات تو الگ الگ نہیں بن جاتی۔ جس نام سے بھی اس کو پکاریں تمام اچھے نام اُسی کے ہیں۔ ربّ تو سب کا ایک ہی ہے۔ اسلام نے اس تعلق میں خدا تعالیٰ کی ذات کو ربّ العالمین کے طور پر پیش کیا ہے کہ وہ سب جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کا ربّ نہیں بلکہ سب اقوام کا ربّ ہے۔

اس رنگ میں اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور انسانوں سے اُس کے سلوک پر غور کریں تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جس طرح خدا ہندوؤں کی پرورش کر رہا ہے اُسی طرح عیسائیوں، مسلمانوں اور دوسری اقوام کی بھی پرورش کر رہا ہے۔ اُس کے سلوک میں کوئی بھید بھاؤ نہیں ہے بلکہ خدا تو اُس کی بھی پرورش کر رہا ہے جو اُس کو گالیاں دینے والا ہے۔ خدا تو اُس کو بھی اپنی نعمتوں سے نواز رہا ہے جو اُس کے وجود ہی کا منکر ہے۔

پس اسلام ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ جس طرح ہمارا رب اپنے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں دونوں سے یکساں سلوک کر رہا ہے اس طرح ہمارا بھی عمل ہونا چاہئے کہ ہر انسان کو انسان سمجھتے ہوئے، اُس کی مخلوق سمجھتے ہوئے اُس کے ساتھ پیار، محبت اور ہمدردی کا سلوک کریں خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ (بیہقی فی شعب الایمان) یعنی تمام مخلوقات اللہ کی عیال یعنی اُس کا پریوار اور کنبہ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص سب سے زیادہ پیارا اور پسندیدہ ہے جو اُس کے پریوار (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ اسی بناء پر جماعت احمدیہ کا نعرہ ہی یہی ہے کہ "Love For All Hatred For None" محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی کتاب ''سراج منیر'' صفحہ ۲۸ میں فرماتے ہیں:-

''ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اُس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اُس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ .....میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے اُن کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔''

حضرات! تعصب دُور ہو کر ہمدردی کا یہ جوش اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک ہم ایک دوسرے کے پیشوایان اور مذہبی بزرگوں کا احترام نہ کریں۔ جب تک ہمارا یہ نظریہ نہ ہو کہ سب مذہبی بزرگ دراصل خدا کی طرف سے سچے ریفارمر تھے جن کو خدا نے اپنے اپنے وقت پر دنیا کی ہدایت و اصلاح کے لئے بھیجا تھا، تب تک دلوں میں خلوص، محبت اور پیار پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو شخص کسی مذہب کے پیشوا اور بزرگ کو جھوٹا اور فریبی سمجھتا ہے وہ اُس کے مذہب اور اُس مذہب کے ماننے والوں کو کب مخلص سمجھے گا۔ اور یہیں سے نفرت۔ حسد اور بُغض کا بیج بڑھتے بڑھتے تعصب و عداوت کا تناور درخت بن جاتا ہے۔ جس کو ظاہری طور پر اگر کاٹ بھی دیا جائے تو اُس کی جڑیں پاتال تک باقی رہتی ہیں۔ اس کو ختم کرنے کے لئے اسلام نے یہ زریں اُصول سکھایا ہے کہ ہر قوم کے بزرگوں کا احترام لازمی ہے کیونکہ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد: آیت ۸) ہر قوم کی طرف خدا کے فرستادہ اور ہادی آئے ہیں۔ اور فرمایا: وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر: آیت ۲۵) دنیا کی ہر قوم کی طرف خدا کے رشی منی اوتار اور پیغمبر آئے ہیں۔ اِس سنہری اصل کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص اسلام کا سچا پیرو ہوگا۔ وہ دنیا کی ہر قوم کے بزرگ و پیشوا کا احترام کرنا اپنا جزو ایمان سمجھے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم حضرت مسیح ہوں یا مہاتما بدھ۔ حضرت رام چند جی ہوں یا حضرت کرشن جی یا حضرت بابا نانک صاحبؒ، سب کو خدا کا بزرگ مانتے ہیں اور سچے دل سے مانتے ہیں۔ کسی کو خوش کرنے کے لئے یا چاپلوسی کے طور پر نہیں بلکہ اس اُصول کو اپنے ایمان کا ایک حصّہ سمجھتے ہیں۔ کاش! کہ موجودہ دَور میں دنیا کی تمام قومیں اِس سنہری اُصول پر کاربند ہو جائیں تو فساد اور بدامنی کی فضا میں یکدم ایک عظیم انقلاب برپا ہوگا جو یقیناً انسانیت کے لئے یوم امن اور راہ نجات ثابت ہوگا۔

تیسری اہم بات جس کا مذہبی طور پر امن سے بڑا گہرا تعلق ہے، اسلام یہ بیان کرتا ہے کہ اہل مذاہب میں جو اُصول مشترک ہیں اُن کو باہمی تعلقات کے خوشگوار بنانے کے لئے بنیاد قرار دینا چاہئے۔ چنانچہ فرمایا:-

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا. (آل عمران: آیت ۶۵)

یعنی اے اہل کتاب! (کم از کم) ایک ایسی بات کی طرف تو آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ (اور وہ یہ ہے کہ) ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ گویا توحید کامل امن کے لئے بنیاد ہے اخوت اور مساوات توحید سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک باپ کی اولاد میں اگر اختلاف بھی ہو تو دو بھائی بھی آپس میں شریف النسب ہونے پر نہیں لڑتے۔

اسی اصول کے مطابق بانی اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو بطور مہمان مدینہ میں اپنی مقدس مسجد، مسجد نبویؐ میں ٹھہرایا اور جب اُن کی عبادت کا وقت آیا تو آپؐ نے کھلے دل سے فرمایا کہ یہ مسجد تو بنی ہی خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہے تم اس میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کر سکتے ہو۔ اسی اُصول کے مطابق تمام دنیا میں جہاں کہیں ہم مسجد بناتے ہیں وہاں ہمارا یہی اعلان ہوتا ہے کہ مسجد خدا کا گھر ہے، اس کے دروازے ہر اُس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والا ہے۔ اور اسی نظریئے کے مطابق دیگر مذاہب میں بھی قیام امن کے لئے جو تعلیمات پائی جاتی ہیں اُن میں تعاون کے لئے بلایا جائے تو جماعت احمدیہ ہر وقت اُن سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

چوتھی اہم بات قیام امن کے لئے یہ ملحوظ رکھنی چاہئے کہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے اگر تنقید کی ضرورت پیش آئے تو جائز اور مناسب اور مہذب رنگ میں تنقید کی اجازت ہے لیکن یہ خیال رہے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو اور گندی زبان استعمال نہ کی جائے۔ چنانچہ اسلام کی تعلیم ہے:

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ. (سورۃ الانعام : آیت ۱۰۹)

کہ تم بُت پرستوں کے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر عدمِ علم کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ گویا اسلام نے قیام امن کے لئے ایک طرف تو یہ تعلیم دی کہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں کو مان لو اور اُن کا احترام کرو۔ اور جو چیزیں سچی نہ تھیں ان کے متعلق کہہ دیا کہ انہیں بُرا بھلا نہ کہو۔ یہ بات صرف نظریاتی حد تک نہیں تھی بلکہ عملاً آپؐ نے غیر مذاہب و اقوام سے اس کا مظاہرہ بھی فرمایا۔ چنانچہ مدینہ میں ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ میں سے کون افضل اور اَتم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو تلقین فرمائی کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت مت دو۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الاعراف) ایک مرتبہ ایک یہودی کا جنازہ لے جایا جا رہا تھا۔ آپؐ اُس نعش کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور صدمے کے آثار آپؐ کے روئے مبارک پر عیاں ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ میں سے ایک نے تعجب سے کہا حضور! یہ تو یہودی کی نعش ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ لیکن اُس کی بھی جان تھی اور جان نکلنے میں شدید تکلیف ہوتی ہے۔

سامعین کرام! دنیا میں بدامنی و بے چینی کی ایک بڑی وجہ ذات پات اور اعلیٰ و ادنیٰ کی تفریق اور بھید بھاؤ ہے۔ اس لئے قیام امن کے لئے اسلام پانچویں اہم بات یہ پیش کرتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ سب ایک باپ کی اولاد ہیں۔ اس لئے اُن سب میں برابری اور مساوات ہے۔ اور یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے سب سے پہلے انسانی اقدار کا تقدس قائم کیا۔ احترام آدمیت کی تعلیم دی اور انسانیت مانوتا یا Humanity کو رواج دے کر تمام بھید بھاؤ۔ چھوت چھات۔ ذات پات اور اونچ نیچ کے بندھنوں سے دکھی انسانیت کو آزاد کر دیا۔ اگرچہ آج کے دَور میں U.N.O نے Human Rights Charter یعنی منشور حقوقِ انسانی منظور کر کے تمام انسانوں میں مساوات، آزادئ ضمیر اور آزادئ مذہب کا حق دیا ہے۔ مگر ان تمام اقدار انسانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے عرب کی سرزمین میں عملاً قائم فرما دیا تھا۔ اقوام متحدہ کے بیان کردہ اُصول دنیا کے لئے نئے ہوں تو ہوں لیکن اسلام کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اسلام نے تمام قومی اور نسلی امتیازات مٹا کر مساوات کو قائم فرما دیا۔ اور ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ (الحجرات: ۱۴)

یعنی انسانوں کے جو مختلف قبائل اور خاندان نظر آتے ہیں یہ تو محض آپس میں شناخت اور پہچان کے لئے ہیں ورنہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت اور تعظیم کے لائق وہی لوگ ہیں جو سب سے زیادہ نیک ہوں۔

چنانچہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اے لوگو! کان کھول کر سُن لو کہ تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ اور پھر کان کھول کر سُن لو کہ عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ عجمیوں کو عربوں پر کوئی فضیلت ہے۔ نہ گوروں کو کالوں پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کالوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے۔ سوائے ایسی ذاتی خوبی کے جس کے ذریعے کوئی شخص دوسروں سے آگے نکل جائے۔'' (مسند احمد بن حنبلؒ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف نظریئے کی حد تک یہ مساوات کی تعلیم نہیں دی بلکہ عملاً اس کو اپنے سماج میں رائج بھی کر دیا۔ چنانچہ ایک دفعہ قریش کے ایک معزز گھرانے کی فاطمہ نامی مخزومی عورت جو بڑے گھر سے تعلق رکھتی تھی چوری کے کیس میں گرفتار کر کے لائی گئی۔ قریش کے لوگوں نے یہ خیال کر کے کہ بڑے گھرانے کی عورت ہے حضرت اُسامہ بن زیدؓ کے ذریعہ آپؐ کی خدمت میں اُس عورت کو چھوڑ دیئے جانے کی سفارش کی تاکہ اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہؓ کو تو یہ

فرما کر اپنی ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ کیا تم اللہ کی حدود میں شفاعت کرنے آئے ہو؟ اور پھر آپؐ نے تمام لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:-

"اے لوگو! تم سے پہلے کی قومیں اسی لئے ہلاک ہوگئیں کہ جب کوئی شریف اور ذی حیثیت آدمی چوری کرتا تو لوگ اُسے چھوڑ دیتے تھے۔ اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اُس پر حد (سزا) جاری کردیتے۔ اور خدا کی قسم ہے (تم اس فاطمہ مخزومی کی کیا بات کرتے ہو) اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو محمد اس کے بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔" (بخاری کتاب الحدود باب کراہیۃ الشفاعۃ فی الحدود)

اللہ! اللہ! کیسے زوردار الفاظ ہیں اور کس جلال کے ساتھ آپؐ نے اسلامی مساوات کو قائم فرمایا ہے کہ اس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے میں چاہے وہ ملکی عہدے ہوں سوشل اجتماع اور برادرانہ تعلقات ہوں۔ یا خادم و آقا کے تعلقات ہوں۔ بیاہ شادی۔ عورت مرد کے حقوق ہوں یا اقتصادی اُمور۔ حتی کہ نماز جو عبادت کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے اُس میں بھی کوئی بھید بھاؤ نہیں رکھا گیا۔ ایک خادم یا نوکر مسجد میں پہلے آتا ہے تو وہ پہلی صف میں جگہ پائے گا اور ایک آقا یا مالک بعد میں آتا ہے تو وہ آخری صف میں بیٹھے گا۔ غرض خدا کے گھر میں بھی امیر و غریب۔ خادم و آقا۔ حاکم و محکوم۔ طاقتور اور کمزور سب برابر ہوتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

چھٹی اہم بات قیام امن اور اتحاد اقوام کے لئے اسلام یہ پیش کرتا ہے کہ دوسرے مذاہب میں بھی خوبیاں پائی جاتی ہیں اُن کا اعتراف کرنا چاہئے (البقرہ: آیت ۱۱۴) اس لئے اپنے مذہب کا پرچار کرنا ہے تو اِس اُصول کو اپناتے ہوئے مہذبانہ اور حکیمانہ طور پر لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلاؤ (النحل: ۱۲۶) اور یہ کہ مذہبی پرچار میں جبر و تشدد اور زبردستی ہرگز اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ ہر انسان آزاد ہے ہر ایک کو آزادی ضمیر حاصل ہے فرمایا: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ "(البقرہ: ۲۵۷) مذہب کے پرچار میں کوئی زبردستی نہیں کرنا اور فرمایا:

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (کہف: ۳۰)

یہ بات کھول کر بتادو کہ یہ حق اور سچائی تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اس کے قبول کرنے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ جو چاہے مانے اور جو چاہے انکار کردے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بھی ثابت ہے کہ آپؐ نے اسلام منوانے کے لئے کبھی بھی کسی پر جبر نہیں کیا۔ آج وہ لوگ جو آپؐ کے حالات اور اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہیں محض ضد اور تعصب کی وجہ سے اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اسلام بزورِ تلوار پھیلایا گیا ہے ایسے لوگوں کو مسٹر طامس کارلائل کی اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لوگوں کو تلوار کے ذریعہ مسلمان بنایا تھا تو پھر اُن کے پاس وہ شمشیر زن جو لوگوں کو مسلمان بناتے تھے وہ کس تلوار سے مسلمان بنائے گئے تھے؟ امر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہت سے ایسے مواقع آئے کہ اگر آپؐ چاہتے تو زبردستی اُن لوگوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرسکتے تھے جو حفاظت یا حمایت کے لئے آپؐ کے پاس آتے یا آپؐ کو جن پر تسلط اور غلبہ حاصل ہو چکا ہوتا۔ لیکن آپؐ نے ایسا نہیں کیا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر آپؐ نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی اپنے عقیدہ پر قائم رہنے کے باوجود یہ کہہ کر معاف کردیا کہ جاؤ تم سب آزاد ہو، تم پر آج کوئی سرزنش نہیں ہے۔ سبحان اللہ!

سامعین کرام! امن عالم کے لئے اسلام نے ساتویں اہم بات یہ پیش کی ہے کہ:

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ۔ (الحجرات: آیت ۱۰)

یعنی اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان صلح کراؤ۔ پس اگر اُن میں سے ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اُس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف لوٹ آئے۔

حضرات! بعض دفعہ ایک ہی قوم کے دو گروہوں میں یا دو قوموں میں یا دو ملکوں میں لڑائی بھی ہو جاتی ہے کیونکہ یہ بھی انسانی نیچر اور فطرت ہے۔ اس لئے ایسے موقعہ کے لئے ایک با اختیار مصالحتی بورڈ یا سکیورٹی کونسل ہو جس کا کام زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ ظالم کا ہاتھ روکنا اور مظلوم کی مدد کرنا ہو۔ اگر کوئی فریق اس کونسل کے فیصلے کو رد کرے یا VITO کرے تو اسلام کہتا ہے کہ قیام امن کے لئے اس تنظیم کی ساری طاقتیں اُس کے خلاف برسر پیکار ہو جائیں یہاں تک کہ وہ اپنی ضد چھوڑ کر صلح کا راستہ اختیار کرلے اور یہی صحیح اسلامی لیگ آف نیشنز کی صورت ہے جس کا ذکر قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں کیا گیا ہے۔ اس اُصول کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہی موجودہ U.N.O اپنے فیصلوں میں اور اُن فیصلوں کی تنفیذ کروانے میں بسا اوقات بے بس نظر آتی ہے۔ اور طاقتور ملک اور قومیں کمزور ممالک اور اقوام کے حقوق پامال کرتی چلی جاتی ہیں۔ اس لئے جب تک قیام امن کے لئے اسلامی تعلیمات کو اپنایا نہ جائے تب تک دنیا اپنے خود ساختہ اُصولوں سے امن قائم نہیں کرسکتی۔ اسلام کی انہی امن بخش اور فراخدلی کی تعلیمات سے متاثر ہو کر ہندوستان کے عظیم لیڈر اور بابائے قوم مہاتما گاندھی جی نے ہندو بھائیوں کو یہ نصیحت کی کہ:-

"اسلام سچا مذہب ہے۔ ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ نیک نیتی سے اس کا مطالعہ کریں۔ وہ بھی اسلام سے ایسی ہی محبت کریں گے جس طرح کہ میں کرتا ہوں۔ اگر ہندو اپنی حالت درست کرلیں تو مجھے یقین ہے کہ اسلام ایسے مناظر پیش کرے گا جو اُس کی قدیم فراخدلی کی روایات کے شایانِ شان ہوں گے۔" (اخبار سیاست ۹؍جون ۱۹۲۴ء)

اور اسی بناء پر برطانیہ کے مشہور ادیب اور مفکر جارج برنارڈ شا نے کہا تھا کہ:-

"He must be called the saviour of Humanity. I believe if a man like him were to assume the dictatorship of the modern world, he would succeed in solving its problems in a way that would bring in the much needed peace and happiness."
(On Getting Married)

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو انسانیت کا نجات دہندہ کہا جانا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ جیسی شخصیت کو دورِ جدید کی آمریت سونپ دی جائے تو وہ خاطر خواہ امن اور خوشحالی کے راہ سے اس دور کے مسائل حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

پس اسلام امن کا مذہب ہے۔ انسانی مساوات کا علمبردار مذہب ہے۔ یہی مذہب ہے جس کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے وہ مسائل خاطر خواہ طریق پر حل ہو سکتے ہیں جن سے اِس وقت دنیا دو چار ہے۔ وہ وقت آئے گا جب دنیا اپنے لاینحل مسائل سے تنگ آکر اسلام کی طرف متوجہ ہوگی اور اسلام اُن کے جملہ مسائل کو حل کرکے دکھلائے گا۔ اسلام کی انہی امن بخش۔ صلح کل۔ رواداری اور بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی تعلیمات کو رواج دینے کے لئے موجودہ دور میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جس کی بنیاد سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح محمدی اور امام مہدی علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں رکھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مقدس جماعت دنیا کے ۱۸۰ سے زائد ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور ہم بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے وہاں پر وہ عالمگیر طور پر بھائی چارہ اور امن عالم کے لئے کوشاں ہے اور اسلام اور دیگر غیر مسلم اقوام کے درمیان ایک دوسرے کو سمجھنے کے سلسلہ میں جو خلاء اور Gap پیدا ہو گیا ہے اُس کو پاٹنے اور صحیح اسلامی تعلیمات کے پھیلانے کے لئے شب و روز مصروف عمل ہے۔ اور ہمارا یہ پختہ یقین ہے کہ ہم اپنے اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اور انشاء اللہ ساری دنیا امن و سلامتی اور صلح و آشتی کا گہوارہ نظر آنے لگے گی۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:-

"مَیں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک مَیں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کی تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔ اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳)

سامعین کرام! اگر اقوام عالم نے اسلام کی اِس امن بخش تعلیم کو ٹھکرا کر لاپرواہی اختیار کی تو اس کے نتیجے میں انہیں کہیں بھی امان نصیب نہیں ہوگا۔ اور لازمی طور پر ایک بھیانک اور خوفناک تباہی کا انہیں سامنا کرنا ہوگا۔ چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے دنیا کو یہ وارننگ دی ہے کہ:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

☆☆☆

بقیہ: والد محترم شیخ محبوب عالم ......از صفحہ 6

ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ کار جو چلا رہے تھے اپنی داڑھی سے معلوم ہوتے تھے کہ کوئی مولوی صاحب ہیں۔ مولوی صاحب نے مجھے کہا بزرگو کدھر جانا ہے۔ میں نے کہا کراچی وہ کہنے لگے میں نے بھی کراچی جانا ہے چلیں بیٹھ جائیں۔ مولوی صاحب اکیلے ہی سفر کررہے تھے۔ راستہ میں میں نے اُن سے کہا کہ آپ کرایہ سے زیادہ رقم لے لیں مگر مولوی صاحب نے کہا نہیں آپ سے پیسے نہیں لے سکتا انسانیت بھی کوئی چیز ہے۔ آپ والد کی عمر کے ہیں چنانچہ میں نے اُن سے کہا مجھے بندر روڈ پر پلازہ سنیما پر اُتار دیں۔ چنانچہ جب پلازہ سنیما کے پاس پہنچے تو مولوی صاحب کہنے لگے اب آپ فلم کا ٹکٹ نہیں لے سکیں گے والد صاحب نے کہا میں فلم دیکھنے نہیں آیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے پھر آپ نے کہاں جانا ہے؟ میں نے اُن سے کہا پلازہ کے ساتھ ایک سڑک اندر جاتی ہے میں نے غفور چمبر کے بالکل سامنے جانا ہے۔ (احمدیہ ہال غفور چمبر کے بالکل سامنے ہے) چنانچہ مولوی صاحب نے عین وہاں جاکر کار روک دی۔ وہاں احمدیہ ہال کے گیٹ پر عاملہ کے تمام دوست کھڑے تھے جو والد صاحب کے آنے کا انتظار کررہے تھے اور بار بار حیدرآباد فون کررہے تھے کہ خالد صاحب ابھی تک نہیں پہنچے اور پریشان بھی تھے۔ جب والد صاحب نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور احسان مندی کیلئے ہاتھ ملانے کی کوشش کی تو اُنہوں نے ہاتھ نہیں ملایا کیونکہ اُنہوں نے احمدیہ ہال کا بورڈ پڑھ لیا تھا۔ والد صاحب فرماتے تھے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے سو اللہ نے میری مدد کی مجھے پھولوں کی سیج پر بٹھا کر میری منزل پر پہنچا دیا۔

محترم والد صاحب کی وفات سے ایک ماہ پہلے میری ملاقات مکرم ڈاکٹر ملک منان صاحب سے ہوئی وہ مجھے بتانے لگے کہ آپ کے والد صاحب بڑے دعا گو انسان ہیں اور ہمیشہ خاکساری اور سادگی سے کام کرتے ہیں اور ہمیشہ مولا کریم سے ہی مدد چاہتے ہیں انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد صاحب ایک دفعہ صوبہ سرحد کے دورہ پر گئے تو کسی جگہ سے گذر رہے تھے تو وہاں Coustomer Post تھی ان کو روک لیا اور گاڑی کے کاغذات چیک کرنے لگے والد صاحب کہنے لگے اگر ان کو علم ہوگیا کہ میں کون ہوں تو تنگ کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کی اس طرح مدد فرمائی کہ ایک صاحب جو DSP Coustom تھے وہ اپنے دفتر سے انکی طرف آئے اور ان کی کار کے اندر ٹارچ کے ذریعہ روشنی ڈالی اور اپنے عملہ کو پشتو زبان میں کہنے لگے ان کو کیوں روکا ہے؟ یہ میرے استاد ہیں ان کو جانے دو۔ وہ صاحب چوہدری مبارک سلیم صاحب تھے۔ سو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر وقت اپنے بندوں کے ساتھ ہوتا ہے گو والد صاحب اب اپنے اللہ کے حضور جاچکے ہیں مگر ان کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ وفات سے پہلے میں ان سے ملنے کیلئے پاکستان گیا تو میں کرسی پر بیٹھ جاتا اور آپ لیٹے ہوتے بعض اوقات میں ان سے باتیں کرتا مگر مجھے جواب نہ دیتے۔ میں ان سے کہتا کہ میں آپ سے کچھ پوچھ رہا تھا تو کہتے کہ میں اپنے اللہ سے باتیں کررہا تھا۔ آخر میں میں اُن تمام دوستوں عزیزوں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان کی وفات پر بذریعہ فون یا میل کر کے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

☆☆☆

For The Information of

Amir Sbs, Sadr Sbs, Talim Secretaries, Parents and Students,

Important Educational Magazines for Students

(A) Monthly Magzines for Engineering and Medical Entrance exam, Suitable for 11th, 12th class and other students.

1. Mathematics Today
2. Physics for you
3. Chemistry Today
4. Biology Today

Subscribtion: For all four magazines is Rs 600/per annum, Demand draft should be drawn in favour of "MTG Learning Media (P) Ltd." payable at New Delhi.
Address: MTG Learning Media (P) Ltd.
406 Taj Apt, Near Safdar Jung Hospital
Ring Road New Delhi-29
Web site: www. mtg.in

(B) Monthly Magazine for MBA Aspirants

(1) Advance Edge. Rs 300 for 12 issues demand draft in favour of "IMS Learning Resources Pvt. Ltd" payable in Mumbai.
Address: IMS learning resources pvt Ltd.
E- Block 6th Floor, NCL building
Bandra Kurla Complex, Bandra (East)
Mumbai-400051
Website: www.advancedge.com

(C) Monthly Magazines for School Students

(1) Education Trend for class IX-X students Rs/ 300 for 12 Issues
(2) Education Trend Plus for class XI-XII students Rs 300 for 12 issues.
Demand Draft in favour of "Education Trend" payable in New Delhi.
Address: Education Trend
2872 Kucha Chelan
Darya Gang, New Delhi-110002
E-mail: angel@dishnetdsl.net

(D) Monthly Magazine about Educational Opportunities in Engineering in India and Abroad

1. The Global Educator Rs 240 for 12 Issues. Demand draft in favour of "IMS Learning resources Pvt. Ltd."
(Address as given above)
Website: www.theglobaleducator.com

(Nazir Talim Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز — گولبازار ربوہ — 047-6215747

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
مسرور | شہروز | اَسد

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE // RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES — 58, TOPSIA ROAD (SOUTH) KOLKATA-700046
BANI DISTRIBUTORS — 5, SOOTERKIN STREET KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

بھارت کی مختلف جماعتوں میں
جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

حسب سابق امسال بھی بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا جس کا خلاصہ نہایت اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

سرکل جیند (ہریانہ) **بالند:** مورخہ 20 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء بالند میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے کی تقریر مکرم کرم جیت خان، مکرم رمیش خان نے کی۔ آخری تقریر پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ دُعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

ہتھو: مورخہ 27 فروری جماعت احمدیہ ہتھو نے جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا عزیز اسلم خان نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم طارق عبداللہ صاحب معلم سلسلہ و مکرم شفیق صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہتر نتائج ظاہر کرے۔ (طاہر احمد طارق سرکل انچارج جیند ہریانہ)

صوبہ اترا کھنڈ:

دہرہ دون: میں مورخہ 20 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم مسلم احمد صاحب جلسہ منعقد ہوا تلاوت مکرم عاصف نے کی نظم مکرم ثناور منیر صاحب نے پڑھی۔ مکرم عبدالرحیم صاحب معلم نے پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنائی۔ خاکسار نے تقریر کی اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے دُعا کروائی۔

مینگوال: مورخہ 21 فروری کو زیر صدارت مکرم غلام حسین صاحب بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم عابد حسین نے کی۔ نظم عزیزہ سلیمان بی بی نے کی۔ پیشگوئی مصلح موعود مکرم محمد حبیب اللہ معلم نے پڑھ کر سنائی۔ تقریر مکرم عبدالرحیم صاحب معلم اور خاکسار نے کی آخر میں صدر صاحب نے دعا کروائی۔

کاسی: مورخہ 22 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم غلام حسین صاحب جلسہ منعقد ہوا مکرم محمد رفیق صاحب نے تلاوت کی۔ نظم مکرم محمد امین صاحب نے کی۔ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ مکرم عبدالرحیم صاحب معلم نے پڑھ کر سنایا۔ تقریر محمد حبیب اللہ معلم اور خاکسار نے کی۔ آخر میں صدر صاحب نے دُعا کروائی۔

رودرپور: 23 فروری بمقام رودرپور کودیوی ٹھلاہ میں زیر صدارت مکرم ولی محمد صاحب بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم نوری احمد صاحب۔ نظم مکرم جعفر احمد صاحب، پیشگوئی مصلح موعودؓ مکرم محمد حبیب اللہ معلم نے پڑھا۔ تقریر عبدالرحیم صاحب معلم اور خاکسار نے کی اس کے بعد صدر جلسہ نے دُعا کروائی۔

روڑکی: 20 فروری کو زیر صدارت ڈاکٹر صابر حسین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ محمد حنیف صاحب نے کی۔ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ مکرم ٹی ایاض صاحب نے پڑھ کر سنایا اور تقریر بھی کی۔ دوسری تقریر مکرم ناصر احمد معلم سلسلہ نے کی آخری تقریر مکرم شمیم احمد صاحب نے کی۔ آخر میں صدارتی خطاب ہوا اور دعا صدر صاحب نے کروائی اس خوشی کے موقع پر تمام مقامات پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

(منیر احمد خان سرکل انچارج اترا کھنڈ)

بھونیشور: 20 فروری کو زیر صدارت امیر صاحب جماعت احمدیہ بھونیشور جلسہ منعقد ہوا سب سے پہلے تلاوت قرآن مکرم وسیم احمد صاحب بھدرک نے کی نظم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نے سنائی۔ سید نصیر احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر سید وثیق الدین صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم سید فرید الدین احمد شاہ قادری نے کی۔ اس کے بعد ایک نظم طاہر احمد خان کی پڑھی اور خاکسار کی تقریر ہوشیار پور میں چلہ کشی کی غرض اور خدمات قرآن کے موضوع پر ہوئی۔ چوتھی تقریر مکرم سید نصیر احمد صاحب نے کی آخر میں امیر صاحب جماعت احمدیہ نے مختصراً جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں بھی احباب جماعت کو سمجھایا آخر میں دُعا ہوئی بعدہ سب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ میں کئی غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے تھے۔

(سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور اڑیسہ)

سورب (کرناٹک): مورخہ 20 فروری کو بمقام احمدیہ دار الذکر مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ گلبرگہ کی صدارت میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ رکھا گیا جس میں تلاوت مع ترجمہ مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ نے کی نظم مکرم عبدالحمید صاحب استاد نے پڑھی۔ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ مکرم عبدالقادر صاحب شجیع نے پڑھ کر سنایا بعدہ مکرم عبدالحمید صاحب استاد نے پیشگوئی کے حوالہ سے احسن رنگ میں تقریر کی۔ پھر عزیزم عبدالحکیم عارف استاد نے سیدنا حضرت مصلح الموعود کے چیدہ چیدہ واقعات پر تقریر کی۔ پھر مکرم محمد عبداللہ صاحب استاد نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مصداق خود حضرت مصلح موعودؓ ہیں اس پہلو پر نہایت احسن پیرایہ میں تقریر کی۔ پھر عزیزم عبدالکبیر عادل نے نظم پڑھی۔ پھر گلبرگہ جماعت کے بزرگ مکرم عبدالعزیز صاحب استاد نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور کے واقعات سنائے۔ عزیزم عبدالرؤف عابد نے وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا عنوان پر تقریر کی۔ خاکسار نے اسیروں کی دستگاری کے موجب ہوگا کے عنوان پر تقریر کی اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا شاملین جلسہ کیلئے چائے بسکٹ مٹھائی کا انتظام تھا۔ (ایم مقبول احمد سورب کرناٹک)

مالیر کوٹلہ: مورخہ 20 فروری 2007ء کو مالیر کوٹلہ مسجد میں بعد نماز مغرب منایا گیا جلسہ کی کاروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مکرم صدر صاحب مالیر کوٹلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت پر روشنی ڈالی آخر میں خاکسار نے آپؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی اور دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ میں تقریباً 25 افراد شامل ہوئے۔ (سید اقبال احمد مربی سلسلہ مالیر کوٹلہ)

کانپور (یوپی): مورخہ 20 فروری 2007ء کو بمقام شفیع حال چمن گنج میں یوم مصلح موعود کا اجلاس مکرم محمد شعیب احمد صاحب سلیجہ نائب امیر یوپی (صدر جماعت کانپور) کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ کے بعد مولوی طاہر احمد صاحب گنائی نے نظم سنائی۔ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ مکرم بلال احمد صاحب لون نے پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر خاکسار (محمد رئیس صدیقی) کی ہوئی دوسری نظم طاہر احمد صاحب گنائی نے کلام محمود سے "ہے دست قبلہ نما" بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ دوسری تقریر خلیل احمد صاحب کی ہوئی۔ ایک نظم کے بعد تیسری تقریر عاقل احمد خان صاحب کی ہوئی۔ صدارتی خطاب مکرم مختار احمد صاحب سرکل انچارج کانپور کا ہوا بعدہ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ آخر میں احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(محمد رئیس احمد صدیقی۔ صوبائی قائد یوپی)

ملم پلی: جماعت احمدیہ ملم پلی میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ 14.3.07 کو منعقد ہوا۔ مکرم راج محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ملم لمبی کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم عزیزم عاصم الدین نے کی۔ نظم عزیزم عبد المومن۔ وسیم اکرم۔ سلمان عاصم الدین نے پڑھی بعدہ خاکسار نے سیرت مصلح موعودؓ اور مولوی ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ فرسمپیٹ نے تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام ہوا۔

(محمد نور الدین معلم وقف جدید بیرون ملم پلی کریم نگر آندھرا)

پینگاڈی: مورخہ 20 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء طاہر مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ مقامی اور زونل امیر مکرم ماسٹر کنجی احمد صاحب نے صدارت کی۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد صدر صاحب، مکرم ٹی ایم محمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب، مکرم معین احمد صدیقی اور خاکسار نے تقریر کی دوران جلسہ نظمیں پڑھی گئیں۔ رات کو نو بجے کے قریب پروگرام اختتام پذیر ہوا مستورات بھی پردہ کی رعایت سے شامل تھیں۔

(پی پی ظہیر سیکرٹری اصلاح وارشاد پینگاڈی)

منجیری: مورخہ 20.2.07 کو مقامی مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ صدر جماعت مکرم پی پی حسن کویا صاحب نے جلسہ کی صدارت کی۔ زونل امیر مکرم پی محمد علی ماسٹر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ بعدہ ٹی کے محمود صاحب اور صدر اجلاس نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جماعت کے اکثر مرد وزن اس اجلاس میں شریک ہوئے۔

(ٹی کے امیر علی۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد و مال جماعت احمدیہ منجیری کیرل)

ترپور: جماعت احمدیہ ترور پور میں پہلی بار جلسہ یوم مصلح موعودؓ 22.2.07 کو شام پانچ بجے ہوا صدر صاحب ترپور نے صدارت کی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد تین تقریریں مصلح موعودؓ کی زندگی کے پہلوؤں پر ہوئیں۔ شام سات بجے صدر صاحب کی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ چائے اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

(ایم شاہ جہان معلم ترپور)

مسکرا: 20 فروری 2007ء کو بعد نماز عشاء مکرم عبدالجبار خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مسکرا کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت کے بعد نظم ایک چھوٹی بچی عزیزہ عائشہ نے سنائی۔ خاکسار نے تقریر کی۔ رات 9 بجے یہ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ بعد دُعا احباب کو شیرینی دی گئی۔ مستورات اور بچے بھی شریک ہوئے غیر احمدی احباب نے بھی استفادہ کیا۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسکرا۔ یوپی)

خانپور ملکی: 20 فروری 2007ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم نظم خوانی کے بعد مکرم سید اقبال احمد، خاکسار اور مکرم سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ محترم صدر صاحب نے دعا کرائی۔ (مبین اختر سیکرٹری اصلاح وارشاد)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود

لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ یوم مصلح موعود

کنور ٹاؤن، پنکال کے حلقہ جات، سرلونیا گاؤں، پنگاڈی، کرڈا پلی، دھواں ساہی، سونگھڑہ، کٹک، نرگاؤں، کیرنگ، بھدرک، اندورہ (کشمیر)، بھدرواہ، کرولائی، بلاری، تیماپور، کیندرہ پاڑہ، کانپور، شاہجہانپور، کشن گڑھ، روپن گڑھ، شیموگہ، سورب، یادگیر، کولم۔ کنورٹی، سکندرآباد، چنتہ کنٹہ کی جماعتوں میں جلسہ ہائے مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا اور اسی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔

قادیان: لجنہ اماءاللہ قادیان کے زیر اہتمام زیر صدارت محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ بھارت انعقاد کیا گیا جس میں سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق سے تقاریر ہوئیں نظمیں اور ترانہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر ناصرات کی سیکرٹریز نے کھانے پینے کی اشیاء کا اسٹال لگایا۔ اور مقابلہ نظم خوانی معیار دوئم ناصرات ہوا۔ اس کے علاوہ جلسہ سے دو دن قبل مقابلہ متن پیشگوئی وامتحان کتاب سوانح مصلح موعودؓ لیا گیا۔ مقابلہ میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو جلسہ کے موقعہ پر انعامات دیئے گئے اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

(صدر لجنہ اماءاللہ بھارت)

عثمان آباد میں شدید مخالفت
احمدیوں کے گھروں میں پتھراؤ و دوکان نذر آتش

سرکل شولاپور کے تحت آنے والی جماعت عثمان آباد کے محلہ کھرنی ملا میں آباد احمدیوں کے گھروں کے سامنے کی مسجد کے پیش امام 'حافظ یعقوب'' کی عثمان آباد کے مسلمانوں میں دن بدن گر رہی ساکھ کو بچانے اور مسلمانوں میں اپنی ساکھ قائم کرنے کی غرض سے آئے دن مسجد میں یہ اعلان شروع کر دیئے کہ جو کوئی کسی ایک قادیانی کو مارے گا اسے سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا اور وہ سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔ اس مولوی کے دماغ میں اس طرح کی بھڑکاؤ تقریر و بیان کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ شہر میں حالات کشیدہ ہو جائیں اور یہ مسلموں کی نظر میں ایک ہیرو ثابت ہو جائیں اور عثمان آباد کے مسلمانوں کی اسے پوری ہمدردی وحمایت حاصل ہو جائے اسی لئے یہ مولوی سب کو کہتا پھرتا کہ اگر کوئی بات ہو جائے تو پولیس میں سیدھا میرا ہی نام لینا اور اسی طرح احمدیوں کو بھی کہتا کہ تم لوگ پولیس اسٹیشن میں میری خلاف FIR درج کیوں نہیں کراتے۔ بہر حال اس مولوی کی آئے دن بھڑکاؤ بیان بازی پر علاقہ میں بدامنی پیدا ہوگئی اور اس محلہ کے کچھ شرپسند نوجوان اکثر رات میں احمدیوں کو خائف کرنے کی غرض سے ہمارے احمدیوں کے گھروں میں پتھر پھینکتے کبھی گھروں میں پٹرول کی بوتل پھینکتے ایک روز تو اس مولوی کے اشارہ پر کچھ نوجوان منہ کو نقاب سے ڈھانپ کر ہماری ایک بیوہ خاتون (احمدی) جو کہ اپنے گھر میں اپنی بیٹی واس کے بچوں کے ساتھ رہتی ہیں ان کے گھر میں گھس گئے اطلاع ہونے پر۔ ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت نے خاکسار کو ہدایت فرمائی کہ فوری طور پر جا کر ان مخالفین پر قانونی کارروائی کراؤ۔ چنانچہ اسی روز مورخہ 5.2.07 کو رات 11.30 بجے شری بھگونت مورے I.G پولیس اورنگ آباد رینج کو فون پر پورے معاملات سے واقف کراتے ہوئے مخالفین پر قانونی کارروائی کرنے کے متعلق درخواست کی تو اپنے ماتحت شری دگھاؤکر صاحب SP عثمان آباد کو فوری طور پر مخالفین کو گرفتار کر کے جیل بھیجنے کا حکم دیا۔ بعد فون S.P صاحب خاکسار بھی اسی وقت رات کے تقریباً بارہ بجے ہی عثمان آباد کیلئے روانہ ہو گیا۔ پولیس کے موقعہ واردات پر پہنچنے سے قبل ہی مخالفین نے مکرم عبد العظیم صاحب کے بیٹے عبدالنعیم کی دوکان کو آگ لگا دی تو خاکسار نے اسی وقت شری دگھاؤکر صاحب SP عثمان آباد کو حالا سے واقف کرایا۔ جس بناء پر اسی وقت پولیس نے موقعہ واردات پر پہنچ کر دو مخالف نوجوانوں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ اس کے بعد مورخہ 6.2.07 کو خاکسار و مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت عثمان آباد کے ہمراہ احمدیہ وفد نے S.P صاحب سے ملاقات کر کے ان کو تمام تر حالات سے واقف کرایا۔ جس بناء پر موصوف S.P صاحب نے احمدیوں کے گھروں میں پولیس سیکورٹی کے انتظامات کر دیئے۔

اسی روز بعد ملاقات SP صاحب پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مخالفین کی طرف سے احمدیوں کے خلاف کئے جا رہے ظالمانہ رویہ کا ذکر کیا گیا۔ اس خبر کے شائع ہونے پر علاقہ کے بعض معززین و دانشوروں نے مخالفین کے اس کام کو نہایت ہی گھٹیا و اوچھی حرکت بتایا۔ اگلے روز مورخہ 7.2.07 کو خاکسار اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ مکرم عبداللطیف صاحب۔ مکرم صمد احمد صاحب۔ مکرم مولوی شفاعت اللہ منڈل معلم۔ مکرم وسیم احمد صاحب ۶ افراد پر مشتمل وفد نے شری بنسوڈ صاحب ضلع کلکٹر عثمان آباد سے ملاقات کر کے ان کو بذریعہ مخالفین پھیلائے جا رہے فتنہ و تشدد کے متعلق واقف کراتے ہوئے اس مولوی کے متعلق کارروائی کرنے کی درخواست کی گئی۔ جس پر ضلع کلکٹر صاحب نے احمدیوں کو ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ کیا۔ قانونی کاروائی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ اب حالات سازگار ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے احمدیوں کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے مخالفین کو ان کے منصوبوں میں ناکام و نامراد کر کے علاقہ کے تمام تر نومبائعین کو بھی ثابت قدمی عطا فرمائے

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج، شولاپور۔ مہاراشٹر)

اس سلسلہ میں روزنامہ لوک مت عثمان آباد مورخہ 6.2.07 کی اشاعت میں ایک خبر بھی شائع کی۔

S.P امراوتی کی دعوت پر
صوبہ مہاراشٹر میں مرکزی نمائندگان کا کامیاب دورہ

مورخہ 15.2.07 کو شری کرشن پرکاش صاحب ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس امراوتی کی جانب سے منعقد ایک پروگرام میں مدعو کرنے پر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت کے ہمراہ مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ناظم وقف جدید کی امراوتی آمد پر گورنمنٹ ریسٹ ہاؤس میں قیام وطعام کا انتظام کیا گیا۔ امراوتی پہنچنے سے قبل مورخہ 13.2.07 کو شری ایس پی ایس یادو صاحب ایڈیشنل DGP ناگپور، شری اشوک دھوڑے جی IG ناگپور رینج۔ شری پربھات کمار صاحب ڈی DiG ناگپور سے ملاقات کرتے ہوئے ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔

اسی طرح شری وشنو دیو مشرا جی IG امراوتی اپنے گھر مدعو کرنے پر مورخہ 15.3.07 کو مرکزی ناظران نے ملاقات کی دوران ملاقات موصوف IG صاحب نے مرکزی ناظر آن کیلئے تواضع کا بھی انتظام کیا۔ واپسی پر شری جگن ناتھ صاحب کمشنر آف پولیس امراوتی شہر سے بھی ملاقات کی۔ شری بوگڈے صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس Dy SP اچلپور نے مرکزی نمائندگان کا استقبال کیا بعد اختتام پروگرام بلارشاہ سرکل جا کر تربیتی میٹنگ کی گئی۔ اُس کے بعد شولاپور سرکل کے مختلف مقامات پر احمدیوں سے ملاقات و تربیتی میٹنگ منعقد کی گئیں۔ دوران دورہ شولاپور سرکل کے مضافات میں تین سو چھیانوے 396 افراد نے بیعت کی۔ اس کے علاوہ ممبئی میں مورخہ 21.2.07 کو شری ڈاکٹر پی ایس پسپچہ صاحب D.G.P مہاراشٹر و شری اشوک سنگھ جی IG ممبئی سے بھی ملاقات کی گئی۔ 2.3.07 کو خاکسار و انصار علی خان صاحب معلم نے شولاپور کے کمشنر آف پولیس شری اشوک کامٹے جی سے ملاقات کر کے ان کی خدمت میں بھی لٹریچر پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول کرتے ہوئے اس میں برکت عطا فرمائے۔

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور)

جماعت احمدیہ سورب میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۱ فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام جلسہ بعنوان قیام الصلوٰۃ بمقام احمدیہ دارالذکر منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم عبدالقادر صاحب شجیع سیکرٹری وقف جدید وتحریک جدید نے کی۔ تلاوت مکرم طارق مستقیم صاحب نے کی۔ پھر نظم عزیزم عبدالکبیر عادل نے خوش الحانی سے پڑھی۔ پھر عہد خدام الاحمدیہ مکرم طارق مستقیم معتمد خدام الاحمدیہ نے دہرایا بعدہ مکرم صدر اجلاس نے نماز کی اہمیت وفلسفہ پر نہایت احسن رنگ میں تقریر کی بعدہ مکرم صدر اجلاس کی دُعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایم مقبول احمد سورب مبلغ سلسلہ گلبرگہ کرناٹک)

جامعۃ المبشرین قادیان کی پندرھویں سالانہ تقریب کا کامیاب انعقاد

جامعۃ المبشرین قادیان کی پندرھویں سالانہ تقریب مورخہ 8-7-6 مارچ 2007 کو منعقد ہوئی اس تقریب کا آغاز نماز تہجد سے ہوا، نماز فجر کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے مزار مبارک پر اجتمائی دعا ہوئی، ٹھیک ساڑھے دس بجے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اس تقریب کے مہمان خصوصی اور صدر تھے۔ تلاوت، دعائیہ کلمات اور نظم کے بعد محترم ناظر صاحب تعلیم قادیان نے طلباء جامعۃ المبشرین واساتذہ کو زریں ہدایات دیں۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے اپنے نہایت ہی شفقت بھرے الفاظ میں اساتذہ کو طلباء جامعۃ المبشرین کو خطاب فرمایا اور اپنی زریں نصائح سے نوازا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآن مجید میں دو گروہوں کا ذکر آتا ہے۔ ایک سفید چہرے والا اور دوسرا سیاہ چہرے والا جو سفید چہرہ والا گروہ ہے وہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا رہنے والا گروہ ہے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کو نور اور بصیرت عطا کرتا ہے۔ موصوف نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کا بھی ذکر کیا کہ الخیر کلہ فی القرآن کہ ہر قسم کی خیر قرآن میں ہے اور فرمایا کہ خیر والے لوگ، ہی قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور وہی اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ پانے والے ہیں اور صاحب بصیرت ہوتے ہیں۔

موصوف نے آنحضرتؐ کے صحابہ کے نہایت ہی ایمان افروز واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کیسے ان صحابہ کو قرآن کریم پر غور کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کو بصیرت سے نوازا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے قرآن کریم پر غور و تدبر کرنے کے بارے میں نہایت ہی ایمان افروز واقعات بیان کئے اور طلباء کو یہ نصیحت کی کہ وہ بھی قرآن کریم پر غور و تدبر کرنے کو اپنی عادت بنالیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی اور توحید اور اس کے کلام کے سچا ہونے پر کامل یقین ہی وہ چیزیں ہیں جو آپ کے اندر حقیقی معنوں میں خدمت دین اور میدان عمل میں بہتر رنگ میں کام کا جذبہ پیدا کریں گی۔ افتتاحی تقریب کے اختتام پر موصوف نے دعا کروائی اور محترم پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی اور اسی طرح محترم ناظر صاحب تعلیم اور محترم نائب ناظر صاحب تعلیم کا تمام اساتذہ اور طلباء کیطرف سے شکریہ ادا کیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جو دوسرے دن بھی جاری رہے۔

مقابلہ تقریر ایک منٹ: محترم پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین کی زیر صدارت رات تقریباً ساڑھے دس بجے مقابلہ شروع ہوا اس مقابلہ میں پچاس سے زائد طلباء نے حصہ لیا اس مقابلہ کے اختتام پر محترم پرنسپل صاحب نے طلباء کو بعض نصائح فرمائیں اور پھر دعا کے ساتھ مختلف علمی مقابلہ جات اپنے اختتام کو پہنچے۔

ورزشی مقابلہ جات: تینوں دن علمی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلہ جات بھی ہوتے رہے چنانچہ مورخہ 6 اور 7 مارچ کو بعد نماز ظہر وعصر نماز مغرب تک مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے اور اسی

طرح مورخہ 8 مارچ کو پورے دن مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

بفضلہ تعالیٰ تمام علمی وورزشی مقابلہ جات بخیر وخوبی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے تمام اساتذہ وطلباء نے ان مقابلہ جات کو کامیاب اور بہتر بنانے کیلئے بھرپور تعاون دیا۔ طلباء نہایت ہی ذوق وشوق اور نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام مقابلہ جات میں شامل ہوئے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اللہ کرے کہ ہماری ان مساعی کے بہتر مفید اور دوررس نتائج نکلیں اور ہم بہتر رنگ میں ہر پہلو سے آن خدام دین کی تعلیم و تربیت کرنے والے ہوں۔ (پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

تیسرا زونل اجتماع مجلس انصاراللہ

مورخہ 3.2.07 کو بعد نماز مغرب وعشاء جناب مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی زیر صدارت مکرم حاجی انصار علی منڈل صاحب معلم کی تلاوت سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ مکرم عبدلمنان آف کبیرہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی صدر اجلاس نے مختصر تقریر کی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے اجتماع میں تقریباً 20 مجالس سے 150 کے قریب انصار حضرات شریک ہوئے 70 سے زائد انصار نے پروگراموں میں حصہ لیا۔ دوسرے سرکل کے چند انصار حضرات بھی موجود تھے۔ **تقسیم انعامات**:: اختتامی اجلاس زیر صدارت جناب مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت عمل میں آیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر جناب محمد مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام نیز مکرم روشن علی صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ بنگال وآسام نے شرکت کی۔ مکرم شیخ فرید احمد صاحب کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا پھر مکرم عبدالمنان صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ اس کے بعد تقریب بسم اللہ اور آمین میں حصہ لینے والے افراد نیز ڈائمنڈ ہاربر سرکل کے تمام معلمین کو جناب مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے انعامات تقسیم کئے جبکہ لجنات میں محترمہ تحسین فرزانہ صاحبہ اور مکرمہ فاطمہ بیگم صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

اجتماع انصاراللہ ڈائمنڈ ہاربر کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والوں کو جناب امیر صاحب بنگال و آسام نے انعامات تقسیم کئے۔ سرکل میں کارکردگی میں اول مجلس انصاراللہ بانسرہ۔ دوئم مجلس انصاراللہ ہوگلہ۔ سوئم قرار پائی۔ آخر پر صدر اجلاس نے مختصر تقریر فرمائی اور دعا کروائی۔ اس طرح یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

پہلا زونل جلسہ سالانہ ڈائمنڈ ہاربر:

مورخہ 4.2.07 کو شام ٹھیک ۳ بجے سے محترم جناب سلطان ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی زیر صدارت مکرم عبدالرشید صاحب معلم کی تلاوت سے جلسہ سالانہ ڈائمنڈ ہاربر سرکل کے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم شمیم الانام نے خوش الحانی سے نظم سنائی بعدہ مکرم امام علی صاحب نائب امیر اور مبلغ انچارج نے ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر۔ مکرم ذوالفقار علی محمود سرکل انچارج سلی گوڑی نے ''مالی جہاد'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدر اجلاس کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا اجلاس:: دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب وعشاء ٹھیک 6 بجے مکرم امیر صاحب بنگال وآسام کی زیر صدارت مکرم حافظ ابوجعفر صادق معلم صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم نور احمد صاحب نائب ایڈیٹر بنگلہ البشریٰ کولکتہ نے ''آنحضرت صلعم اور انسانیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مہمان خصوصی مکرم عثمان غنی صاحب Head of Department of History & Culture Kolkata University) نے تقریر کی۔ آپ اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تعریف فرمائی اس کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ پھر جناب مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے جماعت احمدیہ اور ہماری ذمہ داری پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار ابوطاہر منڈل نے پیشگوئیوں کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم معید الاسلام صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی بعدہ مکرم سیف الدین صاحب سرکل انچارج بیر بھوم بنگال نے اسلام میں خلافت کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ بانسرہ کی ناصرات نے دلنشیں ترانہ پیش کیا۔ پھر مکرم امیر بنگال وآسام نے ''اسلام وامن عالم'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ صدر اجلاس کی دعا سے پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ سالانہ میں دور دور گاؤں سے آئے ہوئے مہمانان کرام جس میں غیر احمدی حضرات بھی شامل تھے چھ صد کے قریب شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کو روحانی وجسمانی انعامات سے نوازے۔ (ابوطاہر منڈل سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر بنگال)

خصوصی درخواست دُعا

صوبہ اتراکھنڈ میں اس وقت تبلیغی، دیوبندی ملاؤں نے جماعت احمدیہ کے خلاف بہت ہنگامہ برپا کیا ہوا ہے۔ ہر جگہ جاجاکر جماعت کے خلاف اپنے پوسٹر، اشتہارات، کفر کے فتوے والے پمفلٹ اور لٹریچر لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں، مقامی گجروں کو ہمارے خلاف بدظن وگمراہ کر رہے ہیں اور نومبائعین اور جلسہ میں قادیان جانے والے احباب کو زدوکوب اور ہر طرح سے ڈرادھمکا رہے ہیں، بچوں کو پڑھنے پڑھانے سے روک رہے ہیں۔ معلمین اور مبلغین کرام کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ تمام احباب، نومبائعین، فیلڈ میں کام کرنے والے تمام معلمین وداعیان الی اللہ کو ان شرپسند ملاؤں کے ہر شر سے محفوظ رہنے اور ہم سب کو مقبول خدمات دینیہ کی توفیق کیلئے تمام احباب جماعت سے دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(منیر احمد خان سرکل انچارج دہرادون اتراکھنڈ)

اعلاناتِ نکاح

☆......مورخہ 25.2.07 کو خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالرؤف کا نکاح عزیزہ انجم آراء بنت مکرم ظہور احمد خان صاحب آف زورہ مانلو کشمیر کے ساتھ ایک لاکھ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی مبارک احمد صاحب نے پڑھا۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (محمد اسداللہ شاہ قادیان)

☆......مورخہ 24.12.06 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کے بھتیجے مکرم سید عبدالہادی کاشف مبلغ سلسلہ ولد مکرم سید عبدالنقی صاحب برہ پورہ بھاگل پور بہار کا نکاح ہمراہ عزیزہ عائشہ ماریہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر نصیرالدین قمر آف قادیان مبلغ 51 ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ عزیز مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم کے نواسے اور عزیزہ ان کی پوتی ہیں۔ اعانت بدر یک صد روپے۔ (سید عبدالباقی سابق جوڈیشنل جج بہار)

☆......مکرم محمد یوسف گنائی ساکن رشی نگر کا نکاح مکرمہ عزیزہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد سعید انور صاحب سودہا ساکن قادیان کے ساتھ مورخہ 27.3.07 کو حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ (ایاز رشید عادل مبلغ سلسلہ رشی نگر)

☆......مورخہ 24 جنوری 2007 کو مکرم محمد عباس معلم سلسلہ آف شیندرہ کا نکاح مکرمہ شازیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد صاحب مرحوم آف شیندرہ پونچھ کے ساتھ خاکسار نے 30 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

(عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ پونچھ)

احباب جماعت وقارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تضمین برنظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(جمال حسن وقرآں نور جان ہر مسلمان ہے)

یہ اِک شاہکار خالق ہے وہ خود بھی اس پہ نازاں ہے
جمال و حسن قرآن نور جانِ ہر مسلماں ہے
زبور وید اور تورات کو بھی سر بسر دیکھا
نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
کوئی مشکل نہیں عشاق کو اِسکی شناخت میں
بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
یہاں رہتی ہے باقی تشنہ سامانی نہیں ہرگز
کلام پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہاں وہ عظمت وحکمت وہ نور حق اُجاگر ہو
خدا کے قول سے قولِ بشر کیوں کر برابر ہو
ستارے چاند سورج ہوں کمندِ علم میں جس کی
ملائیک جس کی حضرت میں کریں اظہار لاعلمی
نہ پاسکتی ہے اس کی وسعتوں کو یہ نظر ہرگز

لبالب اک سمندر وہ زروگوہر بداماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
کبھی انجیل پڑھ دیکھا اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا
بھلا کیوں کر نہ ہو یکتا کلام پاکِ رحماں ہے
ہزاروں پھول کھلتے پارہے ہیں آیت آیت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
یہاں رُوحانیت کا تھم سکا پانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
وہ دانایان عالم کا ہنر کیا اس کے ہمسر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
بیاں کرنے سے ہو تفسیر حکمت نطق بھی عاری
سخن میں اس کی ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے
نہ سارا پاٹ سکتا کوئی قدرت کا جگر ہرگز

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیوں کر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

(غلام نبی ناظر یاری پورہ کشمیر)

خریداران رسالہ انصاراللہ متوجہ ہوں

جملہ خریداران رسالہ ''انصاراللہ'' قادیان سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے حسابات چیک کرلیں اور جن احباب کے ذمہ رسالہ کا چندہ باقی ہے جلد از جلد اپنے بقایات کی ادائیگی کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(نگران دفتر رسالہ انصاراللہ بھارت)

اخبار بدر میں مضامین، رپورٹیں اور اعلانات شائع کروانے کیلئے نہیں صاف ستھرا، جامع اور مختصر لکھ کر بھیجیں۔ (مینیجر بدر)

معاصرین کی آراء:

فتووں کی دہشت

بھارت میں کچھ ملاؤں کے فتووں کی دہشت تھمنے کا نام نہیں لے رہی ہے جس کی وجہ سے مسلمان عورتوں پر ظلم وستم کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اگر کوئی عورت انصاف کیلئے آواز بلند کرتی ہے ملاں اس کے خلاف موت کا فتویٰ جاری کر دیتے ہیں حیرت کی بات تو یہ ہے کہ سر عام موت کا فرمان جاری کرنے والے ان کٹھ ملاؤں کے خلاف پولیس محکمہ کوئی کارروائی بھی نہیں کرتا حال ہی میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ (جدید) کے سربراہ مولانا توقیر رضا خان نے بریلی میں بنگلہ دیش کی مصنفہ تسلیمہ نسرین کا سر قلم کرنے والے شخص کیلئے پانچ لاکھ روپے انعام کا اعلان بھی کیا ہے ساتھ ہی اس کے بھارت میں داخل ہونے پر روک لگانے اور اس کا ویزا ختم کرنے کی اپیل بھی مرکزی حکومت سے کر ڈالی ہے۔ اسی مولانا نے پچھلے سال امریکہ کے صدر جمہوریہ جارج بش کا سر قلم کرنے والے کیلئے پچیس صد (2500) کروڑ روپے انعام دینے کا اعلان کیا تھا۔ عدالتی فیصلوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ دھمکی دی تھی کہ شریعت میں کسی قسم کی دخل اندازی قطعی برداشت نہیں کی جائے گی۔ مظلوم مسلمان عورتوں کو انصاف دلانے میں مدد کیلئے میڈیا کی تعریف کرنا تو دور کی بات ہے بلکہ میڈیا پر ہی انہوں نے کئی الزامات لگا دیئے۔ اس سے قبل کلکتہ کے امام سید نورالرحمن برکاتی نے تسلیمہ نسرین کی موت کا فتویٰ جاری کیا تھا۔ ڈینمارک کے اخبار میں مذہب اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفی ﷺ کے کارٹون شائع ہونے سے ناراض صوبہ اتر پردیش کے ایک وزیر حاجی یعقوب قریشی نے بھی کارٹونسٹ کے سر پر انعام کا اعلان کیا تھا۔

جنسی بے راہ روی کے معاملوں میں بھی مظلوم عورتوں پر مظالم کرتے ہوئے اس میں ملوث افراد کے حق میں ہی فتوے جاری کئے جاتے ہیں۔ جون 2005 میں مظفر پور کی عمرانہ کو اس کے سسر علی محمد نے اپنی ہوس کا شکار بنایا تھا اس معاملہ میں بھی ملاؤں نے سسر کے حق میں ہی فتویٰ دیا تھا۔ فتوے میں کہا گیا تھا کہ وہ اپنے سسر کو اپنا خاوند مانے گی عمرانہ کے معاملے میں عدالت کا فیصلہ آنے تک دو اور مسلم عورتوں نے انصاف کیلئے راشٹریہ مہلا آیوگ (مرکزی تنظیم تحفظ برائے حقوق نسواں) کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ایسے اور بھی کئی معاملات ہیں جو منظر عام پر آچکے ہیں۔........فتویٰ چاہے تسلیمہ نسرین کے خلاف ہو یا پھر کسی اور مظلوم عورت کے خلاف۔ سب میں انسانیت کا فقدان نظر آتا ہے۔ آئے دن ایسے فتوے جاری کر کے ملاں عورتوں کی زندگیوں میں زہر گھولتے رہتے ہیں لیکن 16 کروڑ کی مسلم آبادی والے ملک میں نہ تو کسی مسلم تنظیم نے ان کے خلاف آواز اُٹھانے کی ہمت کی ہے اور نہ ہی تنظیم نسواں نے یا کسی اور تنظیم نے ان مظلوم عورتوں کو سہارا دیا۔ مسلمانوں کے مسیحا ہونے کا دم بھرنے والے اور قوم کی ترقی کیلئے حکومت سے مختلف سہولتوں کی مانگ کرنے والے مسلم سیاست دان بھی اس طرح کے معاملات میں کچھ کرنے پر بے بس نظر آتے ہیں۔ جو سیاست دان اپنی قوم کی عورتوں پر مظالم کو خاموش سے دیکھ کر ملاؤں کے حوصلے بلند کرتے ہیں وہ قوم کا کیا بھلا کریں گے......؟ پچھلے سال دارالحکومت دلی میں منعقد ایک نامہ نگار جلسہ میں جمعیت العلماء ہند کے اعلیٰ سربراہ اور راجیہ سبھا کے ممبر پارلیمنٹ محمود مدنی نے مسلم عورتوں کے خلاف جاری فتووں کی تائید کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں بھی مسلمان ہوں اور میں بھی ان فتووں کو ماننے پر مجبور ہوں یعنی جو مسلمان ہے ان کو ان فتووں کو ماننا ہی پڑے گا اب جبکہ قوم کے راہنماؤں کی یہ ذہنیت ہے تو قوم کے زیادہ تر انپڑھ طبقے سے کیا اُمید کی جاسکتی ہے......؟ یہی طالبانی ذہنیت آج مسلمانوں کے آگے بڑھنے میں روک بنی ہوئی ہے۔ دراصل ملک کو دہشت گردی سے جتنا خطرہ لاحق ہے اس سے کہیں زیادہ نقصان اس طالبانی ذہنیت والے ملاؤں سے ہے۔

(روزنامہ ہندی ''دینک جاگرن'' 27 مارچ 07 صفحہ 6)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
اللہ الیس عبدہ بکاف

آپکے خطوط آپ کی رائے:

دورِ حاضر میں لفظِ انسان لفظِ درندہ کے آگے شرمسار

لفظِ درندہ جیسے ہی سماعت سے ٹکراتا ہے دل و دماغ کے اندر ایک مخصوص قسم کا خوفناک منظر ہچکولے لینے لگتا ہے اور نگاہوں کے سامنے ایک نادیدہ ہیبت ناک شکل گردش کرنے لگتی ہے۔ پھر اس مخصوص شکل کو تصور میں لاتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جسم میں لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جاتی ہے۔ اور بسا اوقات حرکت قلب تیز ہو کر بند ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ تو لفظ درندہ کا تصوراتی مفہوم ہے۔ اگر لفظی معنٰی لیا جائے تو زیادہ سے زیادہ بے رحم ظالم سفاک وغیرہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ اور اگر اس لفظ کی تمثیل و تشبیہ دی جائے تو جنگلی جانوروں کے چند نام ہی دماغی Screen اسکرین میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جیسے شیر، چیتا، تیندوہ۔ وغیرہ اور اگر انہی جانوروں کا موازنہ اشرف المخلوقات انسان سے کیا جائے، درندگی، ظلم و زیادتی اور بے رحمی سے کیا جائے تو لفظ درندہ کے لئے موصوف و موضوع جاندار مظلوم و مقہوم اور ستم رسیدہ نظر آتا ہے۔ کیونکہ جنگلی درندہ شیر جو کہ جنگل کا راجہ ہے اور جس کی طاقت و قوت کی تمثیل بیان کی جاتی ہے۔ اس کی خصلتیں و عادتیں ایسی نرالی ہے کہ اشرف المخلوقات انسان کو اس کی زانوئے تلمذ اختیار کر کے اس سے اپنے انسان ہونے کا درس لینا چاہئے۔ شیر جنگل کا سب سے طاقت ور حیوان ہے مگر اپنی طاقت کی دھاک پورے جنگل میں بٹھانے کی زعم و تاک میں نہیں رہتا، اپنی انا کیلئے جنگل کے دیگر جانوروں کا خون نہیں بہاتا، اپنے ہم جنس پر نگاہ تہہ نہیں دوڑاتا دوسرے کے کھائے ہوئے مال (شکار) کی جانب نگاہ نہیں اٹھاتا، منصف اتنا ہے کہ اپنے سے کمتر جانوروں کو آپسی تنازعہ میں گھرا دیکھتا ہے تو فوراً مداخلت کر کے صلح و صفائی کرا دیتا ہے اور اس طرح اپنی سپر پاوری کا اعلان کرتا ہے۔ لیکن ایک حضرت انسان ہے کہ لفظ انسان پر کلنک و بدنما داغ ہے۔ اپنی سفاکیت، ظلم و بربریت کی بنا پر حیوانوں کے ساتھ منسلک لفظ درندہ سے بھی زیادہ خونخوار و خطرناک ہے جو اپنی انانیت و غرور میں چور ہو کر اپنے ہی جنس کے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے خون سے اپنے خشک حلق کو تر کرنے اور اپنی پیاس بجھانے میں مگن ہے۔ حریص اتنا ہے کہ بے شمار انسانوں کا خون چوسنے کے باوجود اسے سیرابی حاصل نہیں ہوتی۔ ہر قسم کے ناز و نعم مہیا ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے کان و ناک (تیل و سونا) دیکھ کر منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ اس کے حصول کیلئے قتل عام کا منصوبہ تیار کرنے میں سرگرم ہو جاتا ہے۔ اس کا پیٹ بھر جاتا ہے مگر ہوس ناک آنکھیں نہیں بھرتیں تصور کیجئے کیسا ہے یہ لفظ انسان؟ جو فرعون کے روپ میں نمودار ہو کر حاملہ و معصوم ماؤں کا پیٹ چاک کرتا ہے۔ ہٹلر بن کر بے گناہ انسانوں کے خون سے ہولی کھیلتا ہے۔ اور ذہنی تسکین حاصل کرتا ہے۔ بش ابن بش کی شکل میں طاقت کے نشے میں مست ہو کر انسانوں سے لدے ہرے بھرے دیشوں کو ایٹم بم، بارود کی آماجگاہ بناتا ہے۔ ایریل شیرون کی صورت میں بھوکے، ننگے، نہتے انسانوں کو موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا کرنے پر تلا رہتا ہے۔ اشوک سنگھل، مودی ٹھاکرے، توگڑیا، کے روپ دھار کر بھولے بھالے انسانوں کے بھولے پن کا فائدہ اٹھانے، اپنی کرسی و جھوٹی شان و شوکت بچانے کیلئے انہیں مذہبی آگ میں جھلساتا ہے۔ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں پر حملہ آور ہونے کیلئے مشتعل کرتا ہے، انسانوں کو انسانوں کے ذریعہ جلوا کر اپنی سیاسی روٹی سینکنے میں مصروف رہتا ہے۔ اور یہ بے حس مطلب پرست، لالچی، انا کے پجاری اتنے سفاک بے رحم اور ظالم خونخوار ہیں کہ انہیں اپنے پرائے کی پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ خون دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خون چڑھتا ہے۔ پانی نہیں چڑھتا یہ درندگی میں اتنے گئے گزرے ہیں کہ لفظ درندہ لفظ انسان کے آگے شرمسار ہے۔ کیونکہ درندہ درندہ پر اس صورت میں حملہ آور نہیں ہوتا۔ اپنی انا کے لئے دوسرے درندے کا خون نہیں کرتا۔ یا اپنے ہم جنس کی نسلیں تباہ کرنے میں خوشی محسوس نہیں کرتا۔ لیکن یہ انسانی درندگی کی انتہا ہے کہ وہ اپنی طاقت جاہ و حشمت و سطوت کیلئے اپنے ہم جنس کا خون بہا کر صرف خوش نہیں ہوتا بلکہ اس پر فخریہ یاترا بھی نکالتا ہے۔

(مقصود عالم ایوبی معلم سلسلہ جھارکھنڈ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اللہ الیس بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16278 :: میں بی بی زیت النساء زوجہ محمد امین الدین قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر اڑھائی سو روپے اداشدہ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ تین صد روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد امین الدین العبد بی بی زیت النساء گواہ محمد انور احمد

وصیت 16279 :: میں سید عبدالمومن معلم ولد سید عبدالمالک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3112 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔ گواہ رفیق احمد عاجز العبد سید عبدالمومن گواہ محمد انور احمد

وصیت 16280 :: میں محمد رفیق بھٹی معلم ولد عبدالعزیز مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔ گواہ سفیر احمد بھٹی العبد محمد رفیق بھٹی گواہ محمد رفیق احمد عاجز

وصیت 16281 :: میں نعیم احمد معلم ولد نذیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن جمنا نگر ڈاکخانہ جمنانگر ضلع جمنانگر صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ایوب علی خان العبد نعیم احمد گواہ محمد قاسم نیاز

وصیت 16282 :: میں محمد امین الدین معلم ولد محمد سلیمان قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ رہائشی مکان مع زمین تین ڈسمل (۲) زمین ایک کٹھ سات دھور (۳) زمین 16 دھور (۴) دو کٹھہ چھ دھور زمین۔ (۵) چار کٹھہ زمین۔ (۶) زمین دو کٹھہ (۷) زمین دو کٹھہ 13-1/2 (۸) زمین دو کٹھہ (۹) زمین ایک کٹھہ۔ (قبول احمدیت کے بعد مسلسل پانچ سالوں تک سماجی بائیکاٹ رہا اور پھر مجبوراً گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنا پڑی تمام جائیداد کے اصل کاغذات خاکسار کے پاس محفوظ ہیں اور ساری جائیداد غیر منقولہ ہے لیکن ابھی ساری جائیداد لاوارث ہے اور خاکسار کا کسی قسم کا قبضہ نہیں ہے قبضہ ملنے پر اطلاع کردی جائے گی مقام جمیلا بازار۔ پوسٹ مدنیشور استھان وایہ اندھرا تھارہی ضلع مدھوبنی بہار۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد طارق العبد محمد امین احمد گواہ محمد انور احمد

وصیت 16283 :: میں رفیق احمد ولد محمد ابوالوفاء مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن بے پور ڈاکخانہ کالی کٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.10.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ کیش ایک لاکھ روپے۔ غیر منقولہ: گھر بے پور کالی کٹ میں اور میری بیوی جمیلہ ٹی کا آدھا حصہ یعنی برابر کے مالک ہیں میرے حصہ کی مالیت 10 لاکھ روپے۔ ۲۔ وانیم بلم ضلع مالاپورم میں ایک ربر اسٹاک ہے جس کے تین مالک ہیں میرے حصہ کی مالیت چار لاکھ روپے۔ ہے۔ کالی کٹ شہر میں ایک مکان کے تیسرے حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی مالیت تقریباً دو لاکھ اسی ہزار روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3500 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/9 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمیم احمد العبد رفیق احمد گواہ محمد ادریس

وصیت 16284 :: میں جمیلہ ٹی زوجہ رفیق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن بے پور ڈاکخانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.10.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ منقولہ جائیداد: زیور طلائی 22 کیرٹ چوڑیاں 18 عدد وزن کل 212 گرام ہار چھ عدد وزن کل 215 گرام طلائی ہار ایک عدد 24 گرام۔ بالیاں 6 سیٹ 21 گرام انگوٹھیاں چھ عدد 28 گرام کل وزن 500 گرام۔ کل قیمت اندازاً 2 لاکھ 75 ہزار روپے ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد میں گھر بے پور کالی کٹ میں خاوند کے ساتھ مشترکہ ہے۔ میرے حصہ کی مالیت تقریباً 10,90000 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 250 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/9 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمیم احمد العبد جمیلہ ٹی گواہ محمد ادریس انجم

وصیت 16285 :: میں سید ظفر اللہ پاٹنگ ولد ایس ایم امان اللہ پاٹنگ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی والدین حیات ہیں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ میر عبدالحمید العبد سید ظفر اللہ پاٹنگ گواہ قاضی طارق احمد

وصیت 16286 :: میں کے آئی علی ولد وی پی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1981 ساکن منیکوئی ڈاکخانہ منی کوئی ضلع لکشدیپ صوبہ یوٹی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے 208.8 اسکوائر میٹرز مین سروے نمبر 341/B6 اس زمین میں گھر بنایا گیا ہے اور 400 اسکوائر میٹرز مین والدین کے ساتھ مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 6847 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی جی شریف احمد العبد کے آئی علی گواہ سی جی شمس الدین

وصیت 16287 :: میں کے آئی مبارکہ بی زوجہ سی جے عبدالکریم قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کاوارتی ڈاکخانہ کاوارتی ضلع لکشدیپ صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مشترکہ جائیداد ہے ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ سی جی عبدالقیوم الامۃ کے آئی مبارکہ بی گواہ ایم عبدالرحیم

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

Vol. 56 Thursday 19th April 2007 Issue No.16

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2007 سے شروع ہو رہا ہے واقف زندگی یا وقف زندگی کے خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ مقررہ فارم پر اپنی درخواست جامعہ احمدیہ کو ارسال کر کے داخلہ فارم جامعہ احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں نیز داخلہ کیلئے ضروری معلومات بھی جامعہ احمدیہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

شرائط داخلہ: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کیلئے تیار ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو، مکمل صحت کا ہیلتھ سرٹیفکیٹ ہمراہ ہونا چاہئے جو کسی مقررہ مستند ہسپتال کا ہو۔ اور جس پر امیر جماعت وصدر جماعت کے تصدیقی دستخط ہوں۔ (۳) تعلیم کم از کم میٹرک پاس اور نمبر پچاس فیصد ہوں اور انگلش کا مضمون لیا گیا ہو۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے زائد نہ ہو۔ اور 2+10 انٹر پاس امیدوار کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ سے جانتا ہو۔ (۵) امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔ (۶) درخواست دہندہ اپنی درخواست مقررہ فارم مکمل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکیٹ اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ) امیر جماعت/صدر صاحب سے تصدیق کروا کر 30 جون 2007ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک پرنسپل جامعہ احمدیہ کو بھجوا دیں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل قبول نہ ہوں گے۔ فیکس سے بھجوائے ہوئے فارم وسندات قابل قبول نہ ہوں گے۔ (۷) امیدوار کو داخلہ امتحان میں شرکت کیلئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کیلئے آسکے گا۔ (۸) امیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ (۹) امیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔ (۱۰) جن امیدواروں کو قادیان بلایا جائے گا ان کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ (قرآن مجید ناظرہ اور اردو و انگریزی میٹرک کے معیار کا) ہوگا انٹرویو میں دینی معلومات کے علاوہ جنرل معلومات کے سوال بھی کئے جائیں گے۔ (۱۱) تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے امیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

ضروری نوٹ: ہندوستان کے تمام علاقہ جات میں میٹرک کے امتحانات مکمل ہو چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں تدریس یکم اگست کو شروع ہوگی۔ ان تین چار مہینوں میں خواہشمند امیدوار مقامی مبلغ یا مقامی معلم یا کسی اور ذریعہ سے قرآن مجید ناظرہ اور اردو روانی سے لکھنا اور پڑھنا سیکھتے رہیں۔ قرآن مجید اور اُردو سیکھنے کا تصدیقی سرٹیفکیٹ امیر جماعت/مقامی صدر جماعت سے ہمراہ لائیں۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے شائع کردہ کتاب ''کامیابی کی راہیں'' پر مکمل عبور حاصل کریں۔ اسی عرصہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کو توجہ سے سنیں اور ہر خطبے کے مختصر نوٹس اپنی ڈائری میں لکھتے چلے جائیں اور داخلے کے وقت وہ ڈائری بھی ساتھ لائیں تاکید کی جاتی ہے کہ یہ خلاصے اُردو زبان میں تیار کئے جائیں، انتہائی مجبوری کی صورت میں انگریزی میں لکھنے کی اجازت ہوگی۔

داخلہ برائے حفظ کلاس

جامعہ احمدیہ قادیان میں حفظ کلاس بھی قائم ہے، حفظ کلاس کا تعلیمی سال بھی یکم اگست سے شروع ہوتا ہے اس کلاس میں داخلہ لینے کیلئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔ ۱۔ امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔ ۲۔ امیدوار ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے پڑھتا ہو۔ ۳۔ امیدوار کو جامعہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ شرائط داخلہ کی شرط نمبر ۲ شرط نمبر ۴ شرط نمبر ۷ (ہیلتھ سرٹیفکیٹ اور کوچنگ سرٹیفکیٹ کی حد تک شرط نمبر ۸ شرط نمبر ۹ اور شرط نمبر ۱۰ پر عمل کرنا ہوگا۔

نوٹ: داخلہ کے تعلق سے ہر قسم کی خط و کتابت پرنسپل جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان) 9876376447 (M)

01872-223873, 01872-221647

جامعۃ المبشرین قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جملہ امراء وصدر صاحبان و مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2006 سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ:: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو (Stamp Size) 30 جون 2006ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوا دیں۔ داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆...... تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔

☆...... قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆...... امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم/سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆...... یہ کورس تین سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر عارضی بالمقطعہ گریڈ میں ہوگا۔

نصاب :: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا

اردو۔ ایک مضمون اور درخواست

انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

خط و کتابت کیلئے پتہ

Principal, Jamiatul Mubashreen,

Guest House Civil Line, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur (Punjab)

Mob. 9417950166, (O) 01872-222474

(پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم شیخ عبدالحنان صاحب آف سورواڑیسہ کی مورخہ 21.3.2007 کو وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ والد صاحب بریلوی عقیدہ کے تھے اور سورو میں بریلوی فرقہ کے لوگوں میں کافی اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ 1974ء کی بات ہے جبکہ والد صاحب گھر سے باہر بازار میں کسی کام سے گئے ہوئے تھے کہ انہوں نے سنا کہ پاکستانی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں والد صاحب کے دل میں ڈالا کہ یہ جماعت سچی ہے۔ فوری طور پر کچھ کہے سنے بغیر ہی سیدھا احمدیہ مسجد کا رُخ کیا اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ والد صاحب کے قبول احمدیت کی خبر پھیلتے ہی سارا محلہ گھر پر اکٹھا ہو گیا اور والد صاحب سے یہ مطالبہ ہونے لگا کہ آخر کیا سوچ کر آپ نے احمدیت قبول کی ہے۔ والد صاحب قرآن مجید لیکر گھر سے باہر نکلے اور خدا کی قسم کھا کر کہنے لگے کہ اگر احمدیت جھوٹی ہے تو خدا مجھے ایک ہفتہ کے اندر ہلاک کر دیگا۔ اس کے بعد سارے لوگ خاموشی کے ساتھ واپس لوٹ گئے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کو بڑی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر تا دمِ زیست ثابت قدمی سے اس کا مقابلہ کیا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ دوسرا بیٹا خاکسار قادیان میں نور ہسپتال میں اور تیسرا بیٹا عزیز شیخ مسیر الدین معلم وقف جدید کے طور پر خدمت بجا لا رہا ہے۔ والد صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اسیر الدین خان کارکن نور ہسپتال قادیان)

میری حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اخبار بدر کا صد سالہ خلافت جوبلی نمبر زیر تیاری ہے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا عنوان پر فل سکیپ کے ایک صفحہ پر مشتمل اپنے تاثرات قلمبند کرکے ادارہ بدر کو 30 مئی تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ احباب و مستورات کے علاوہ بچے بھی اپنے تاثرات بھجوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان